مختصر تاریخ
قدیم تشریح - منافع الاعضاء
علم الجراحت
عبد اللطیف
۶۱۲۵۰۹
۳۲۴ع

مخصوص کارڈ۔

مصنف:۔ عبداللطیف۔

عنوان:۔

ترتیب:۔

مراحت۔ تاریخ۔

طبع۔ تاریخ

۱۹۱

مختصر تاریخ

قدیم تشریح

منافع الاعضاء

علم الجراحت

عبداللطیف

10X6 1/9
326

جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں

مختصر تاریخ

قدیم تشریح — منافع الاعضاء

علم الجراحت

از

شفاء الملک حکیم عبد اللطیف

پرنسپل طبیہ کالج

مسلم یونیورسٹی علی گڑہ

بار اول ایک ہزار

قیمت دو روپیہ

دار الاشاعت طبیہ، کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑہ

قدیم تشریح (Anatomy) منافع الاعضاء (Physiology) علم الجراحت (Surgery)

کی تاریخ

میرے متعلق حکومت یو-پی کی آیورویدک اینڈ یونانی سسٹم‌ری آرگنائیزیشن کمیٹی کی فنڈامینٹل سب کمیٹی نے جو کام سپرد کیا ھے - وہ آیورویدک اور طب کی سرجری کے حالات ھیں - لیکن علم الجراحت (Surgery) کا دارومدار علم تشریح (Anatomy) و منافع الاعضاء (Physiology) پر ھے - اسلئے اس چیز کی ضرورت سمجھی گئی - کہ سب سے پھلے فن تشریح و منافع الاعضاء کی مختصر تاریخ بیان کردی جائے -

زبدۃالحکما حکیم کبیرالدین صاحب نے اپنی کتاب ””علم الجراحت““ کے تبصرہ میں بیان کیا ھے کہ پرانے زمانے میں فن تشریح کا ثبوت باقاعدہ ایک فن کی حیثیت سے نہیں ملتا ھے - صرف آیورویدک کی مشہور کتاب چرک میں انسانی ھڈیوں کی تعداد تین سو ساٹھ ملتی ھے (۱) جب میں نے چرک سنگھتا کا مطالعہ کیا تو معلوم ھوا کہ یہ رائے صحیح نہیں ھے -

اور ابتدائی زمانہ کو دیکھتے ھوئے چرک سنگھتا میں اچھی خاصی تشریح بیان کی گئی ھے -

جس کا خلاصہ یہ ھے :—

(۱) پرتوچا (کھال) جو جسم پر تہ بہ تہ منڈھی ھوتی ھیں ۶عدد

(۲) آنگ (سہارا) دوبازو-دوٹانگیں-وسط جسم-سر مع گردن ۶عدد

(۳) استھی (ھڈی) ۳۶۰ عدد

---

(۱) تبصرہ علم الجراحت حکیم کبیرالدین صفحہ (۲)

تفصیل

دانت	۳۲
دانت اُلو کھل (دانتوں کے اوکھلی نما مسکن)	۳۲
ناخن	۲۰
ہاتھوں اور پائوں کی اُنگلیوں کی ہڈیاں	۶۰
شلا کا (ہاتھوں اور پائوں کی سلائیاں)	۲۰
شلا کا ادھشٹھان (ہاتھوں اور پاؤں کی سلائیوں کے مسکن)	۴
پارشنی (ایڑیاں)	۲
پادگلف (ٹخنے)	۴
ہاتھوں کے منکے	۴
ارتنی (کلائیوں اور کہنیوں کی درمیانی ہڈیاں)	۴
جنگھا (پنڈلیوں کی ہڈیاں)	۴
جانو (زانو)	۲
کپالکا (کور پر-کہنیاں)	۲
ارونلکا (رانوں کی نلیاں)	۲
باھونلکا (کہنیوں اور کندھوں کی درمیانی نلیاں)	۲

انس پھلک	۲
اکھشک	۲
جترو (ہنسلی)	۱
تالو شک (تالو کی ہڈیاں)	۲
شرونی پھلک (نتمب یا چوتڑ کی ہڈیاں)	۲
بھگ استھی (فرج کی ہڈی)	۱
پرشٹھ گت استھیاں (پیٹھ کی ہڈیاں)	۴۵
گریوا (گردن کی ہڈیاں)	۱۵
اُرا (چھاتی کی ہڈیاں)	۱۴
دونوں طرف کی پسلیاں	۲۴
پارشو ستھالک	۲۴
پارشو اربد	۲۴
ہنو استھی (جبڑے کی ہڈی)	۱
ہنوں مول بندھ (جبڑے کی جڑوں کو باندھنے والی ہڈیاں)	۲
ناسکا گنڈ کوٹ الات استھی	۱
شنکھ (کنپٹیاں)	۲
سرا کپال (کھوپڑی کی ہڈیاں)	۴

کل میزان ۳۶۰

پانچ بدھی اندریاں جنھیں گیان اندریاں بھی کہتے ھیں۔یہ ھیں (۱) شبد (سامعہ) (۲) سپرش (لامسہ) (۳) روپ (باصرہ) (۴) رس (ذائقہ) (۵) گندھہ (شامہ)۔

ان بدھی اندریوں کے اوھشٹھان (مسکن) علی الترتیب یہ ھیں (۱) کان (۲) جلد (۳) آنکھیں (۴) زبان (۵) ناک

پانچ کرم اندریاں یہ ھیں - (۱) ھاتھہ (۲) پاؤں (۳) گدا (مقعد) (۴) اُپستھہ (آلہ پیشاب) (۵) منہ -

چیتنا ادھشٹیاں جہاں زندگی رھتی ھے۔صرف ایک یعنی دل ھے

پران آیتن دس ھوتے ھیں جہاں پران وایو قیام رکھتا ھے۔اور وہ یہ ھیں:—(۱) موردھا (سر) (۲) کنٹھہ (گلا) (۳) ھردا (دل) (۴) نابھی (ناف) (۵) گدا (مقعد) (۶) وستی (مثانہ) (۷) اوج (۸) شکر (ویرج) (۹) شؤنت (رج) (۱۰) مانس (گوشت) ان میں سے اول الذکر چھئوں مرم ستھان بھی کہلاتے ھیں -

کوشٹک انگ پندرہ ھوتے ھیں (۱) نابھی (۲) دل (۳) لبلبہ (۴) جگر (۵) تلی (۶) دونوں گردے (۷) مثانہ (۸) پریھش آدھار۔(جہاں پاخانہ جمع رھتا ھے) (۹) آم آشے (معدہ) پکو آشے (بارہ انگشتی آنت) (۱۱) اُتر گد (رودۂ مستقیم) (۱۲) آدھر گد (مقعد) (۱۳) چھوٹی انتڑی (۱۴) بڑی انتڑی (۱۵) وپاوھم (مید استھان) -

پرتی انگ شمار میں چھپن ھوتے اور اول الذکر چھئوں انگوں سے تعلق رکھتے ھیں -

جنگھا پنڈ کا (پنڈلیاں)	۲
اُرو پنڈ کا (رانیں)	۲
سپھج (چوتڑ)	۲
ورشن (خصیے)	۲
شیپھہ (قضیب)	۱
اُکھہ	۲
ونکھشن (چڈھے)	۲
کندرک	۲
وستی شیرش	۱
اُدر (پیٹ)	۱
ستن (چھاتیاں)	۲
بھج (کلائی اور کہنی کا درمیانی حصہ)	۲
باھو پنڈک کہنی اور کندھے کا درمیانی حصہ	۲
چبک (ٹھوڑی)	۱
ھونٹ	۲

سرکنی (گوشہ ھائے لب)	۲
دنت ویشٹک	۲
تالو	۱
گل شنڈ کا (گلے کا کوا)	۱
اُپ جبتھک-(زبان کا پچھلا حصہ)	۲
گوجبتھک-(زبان کا اگلا حصہ)	۱
گنڈستھل (رخارے)	۲
کرن شش کلی	۲
کرن پترک	۲
اکھشی کوٹ (آنکھوں کے حلقے)	۲
اکھشی ورتم (آنکھوں کے چھپر)	۴
اکھشی کینک (آنکھوں کی پتلیاں)	۲
آبھرو (ابرو)	۲
اوٹتو	۱
ھتیلیاں	۲
تلوے	۲

کل میزان ۵۶

مہا چھدر نو ھوتے ھیں-سر میں سات-اور نچلے حصہ میں دو یعنی دو آنکھیں دو کان - دو نتھنے- ایک منہ - ایک مجرائے بول - اور ایک مجرائے براز -

اُدرشیہ (نظر نہ آنے والے) انگ مندرجہ بالاتسام انگ

بظاھر دیکھے جاسکتے ھیں - ماسوا اِن کے ایسے انگ بھی ھیں جو بظاھر دیکھنے میں نہیں آسکتے - غور کرنے سے ھی معلوم ھوسکتے ھیں - جیسے

سنایو (پٹھے)	۹۰۰	مرم ستھان	۱۰۷
سرائیں (وریدیں)	۷۰۰	سندھیاں (مفاصل)	۲۰۰
دھمنسیاں (شریانیں)	۲۰۰	سراؤں اور دھمنیوں کے	
پیشیاں (عضلے)	۵۰۰	چھوتے چھوتے حصے	۲۹۹۵۶

اتنے ھی سر-داڑھی اور مونچھوں کے بال اور رونگٹے بھی ھوتے ھیں جو علانیہ جلد پر دکھائی دیتے ھیں -

چھوتی چھوتی سراؤں کے نظر نہ آنے والے رونگٹے لاتعداد ھوتے ھیں جسم کے طبعی حالت میں ھونے پر ان میں تمیز نہیں ھوتی -

شریر کے دربیہ اور اون کی مقادیر جسم میں جو اشیاء ھیں اون کی مقادیرانجلی کے پیمانے کے مطابق بنائی جاتی ھیں-ان میں کمیء بیشی صرف قیاس سے معلوم کی جاتی ھے جسم میں اپنی دس انجلی بھر پانی ھوتا ھے-جو دریچن کے اتی یوگ سے پاخانہ کے ذریعہ باھر نکل جاتا ھے - یھی پیشاب کے ساتھہ باھر آتا ھے-یھی خون اور دیگر دھاتؤوں سے ملکر سارے جسم میں پھیلا ھوا ھے - یھی جسم کی بیرونی جلد میں رھتا ھے - جلد کے نیچے اسی کو لسیکا بولتے ھیں - اور جب گرمی کے ذریعہ مساموں سے باھر نکل آتا ھے تو اسی کو پسینہ کھتے ھیں - غذا کے ھضم ھوجانے پر سب سے پھلے رس نام کا جودھاتو بنتا ھے وہ بھی مقدار میں اپنی دس انجلی بھر ھوتا ھے - خون اپنی آتھہ انجلی بھر ھوتا ھے - پاخانہ اپنی سات انجلی بھر ھوتا ھے - کف اپنی چھہ انجلی بھر ھوتا ھے - پت اپنی پانچ انجلی بھر ھوتا ھے - پیشاب اپنی چار انجلی بھر ھوتا ھے - میدا (چربی) اپنی دو انجلی بھر ھوتی ھے مجھا (مغز) اپنی ایک انجلی بھر ھوتا ھے - دماغ-ویرج-اور اوج اپنی آدھہ آدھہ

انجلی بھر ہوتے ہیں -

پارتھو دربیہ جسم کے خاکی اجزاء دوسروں سے بالخصوص موتے مضبوط نمایاں بھاری-کھردرے اور سخت ہوتے ہیں جیسے ناخن-ہڈیاں-دانت-گوشت-چمڑا-پاخانہ-سر-داڑھی-اور مونچھوں کے بال-رونگٹے اور کنڈرا (رباط) وغیرہ نیز گندہ (بو) اور گھران (ناک) یہ سب پارتھو دربیہ کہلاتے ہیں -

آپیہ دربیہ جسم کے آبی اجزاء پتلے-سر مند-چکنے-بھاری اور لیسدار ہوتے ہیں-جیسے رس-خون-چربی-کف-پت-پیشاب اور پسینہ وغیرہ-نیز رس (ذائقہ) اور زبان-یہ سب آپیہ دربیہ کہلاتے ہیں -

آگنیہ دربیہ جسم کے پت حرارت-اور روشنی-نیزروپ اور درشن (آنکھیں) کو آگنیہ دربیہ کہتے ہیں -

وائے ویہ دربیہ سانس کا اندر لے جانا اور باہر نکالنا-آنکھیں کھولنا اور بند کرنا سکیڑنا-پسارنا-چلنا-ہلنا اور پکڑنا وغیرہ سب ہوا سے تعلق رکھنے والے ہیں علاوہ ازیں سپرش (چھونا) اور سپرشن (جلد) بھی وائے ویہ دربیہ کہلاتے ہیں

آنتریکھش دربیہ جسم کے تمام خلا-چھوٹے اور بڑے سوراخ-نیز شبد (آواز) اور شروتر (کان) یہ سب آنتریکھش دربیہ کہلاتے ہیں -

من اور بدھی دونوں جسم کے حکمراں ہیں اس لئے دونوں افضل ہوتے ہیں - جسم کے حصوں کا شمار موتے طور پر بیان کیا گیا ہے-لطیف طور پر جسم کے حصے بے شمار ہیں - کیونکہ پرمانو بےشمار نہایت لطیف اور اندریوں کی پہونچ سے اوپر ہوتے ہیں - اور ان پر مانووں کے ملانے کا باعث وایو - کرم اور سوبھاؤ ہیں -

یہ شریر کئی حصوں کا مجموعہ ہے - اسے ایک مانا سنمگ کہلاتا ہے - یعنی اسے ایک مانا تعلقات کے جال میں گرفتار ہونا ہے - اور اسے الگ الگ ماننے سے ہی مکتی ملتی ہے - کیونکہ سب

کوائف سے الگ ہونا ہی موکھش پانا ہے - جو وید جسم کے ہر ایک حصہ کا شمار جانتا ہے وہ موہ سے جواگیان کا باعث ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا - وہ جہالت سے چھوٹ جاتا ہے - اور اوسے ایسی خرابیاں جن کی جڑ موہ ہے مغلوب نہیں کرسکتیں - ایسا شخص ہی بے عیب بے تعلق - اور شانت چت ہوتا ہے - اور تناسخ سے چھوٹ کر مکتی کا حق‌دار ہوتا ہے -

مختصر تاریخ ایوریدک مولفہ سر بھگونت سنگھ جی میں بیان کیا گیا ہے کہ پرانے ہندو حکیم مردوں کو چیر کر عملی تشریح سکھاتے تھے - البتہ حضرت مسیح سے چارسوساٹھ سال پہلے بقراط نے اس فن کو مدون کرنا شروع کیا اسکی جراحی کے بیانات اور تشریحی تحریروں سے یہ بات درجہ یقین کو پہونچ جاتی ہے کہ اس نے انسانی لاشوں کی چیرپھاڑ ضرور کی ہے - دل دماغ اور اندرونی اعضاء کی تشریح سے لاشوں کی چیر پھاڑ کی مزید تصدیق ہوجاتی ہے (۱) اس کے بعد بقراط ہی نے تجرباتی فزیالوجی کی کی بنیاد رکھی - پھر حضرت مسیح سے ۳۸۴ سال پہلے ارسطو نے علم تشریح پر سب سے پہلے کتاب لکھی (۲) علامہ علی حسین گیلانی کے ایک قول سے پتہ چلتا ہے - کہ ارسطو نے بھی لاشیں چیری ہیں - وشرح قانون میں لکھتا ہے - کہ ارسطالیس نے ذاتی طور پر لاش چیرتے ہوئے انسان کی ایک ایسی کھوپڑی پائی ہے جس میں محض ایک ہڈی تھی - اسمیں کوئی درز موجود نہیں تھی - اور یہ شاذو نادر ہوتا ہے -

ارسطو کے بعد اس کے باقاعدہ فن ہونے کا پتہ چلتا ہے - بطلیموس اول جو سکندراعظم کے بعد مصر کا بادشاہ ہوا تھا - اس نے شہر اسکندریہ میں ایک بڑا مشہور مدرسہ قایم کیا تھا جو ۳۱۴ء تک جاری رہا

(۱) دی اوریجن اینڈ گروتھ آف دی ہلینگ آرٹ صفحہ (۱۷۴)

(۲) دیباچہ تشریح ڈاکٹر غلام جیلانی صفحہ (۷)

اورمختلف مقامات سے بڑے بڑے ماہر فن بلوائے تھے - اور اپنی سلطنت میں یہ حکم دیدیا تھا - کہ تمام مقتولین کی لاشیں چاک کرنے کی غرض سے اس طبی مدرسے میں بھیجی جائیں - اس طبی درسگاہ کے پروفیسروں میں سے حکیم ایراسطراطوس اور حکیم ہیروفیلوس (۲۶۰ سال قبل مسیح) بڑے مشہور اور فن تشریح میں ماہر تھے - چنانچہ ان دونوں پروفیسروں نے بڑی تشریحی باریکیاں بتلائی ہیں اور بہت سے فن تشریح کے ابتدائی اصول مقرر کئے ہیں - مثلاً انہوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ پٹھے (Nerves) دماغ سے اگتے ہیں ہیروفیلوس نے دماغ کی جھلیوں میں سے تیسری نازک جھلی غشاء عنکبوتی (Arachnoidmater) اور دماغی بطون (Ventricles) کو دریافت کیا-مقام معصرہ جو گدی کی ہڈی (Occipital Bone) کے پاس واقع ہے-اور جہاں تمام دماغی وریدیں اکٹھی ہوتی ہیں اسے ہیروفیلوس نے معلوم کیا جو ابتک تارکیولر ہیروفیلائی (Tarcular Hero Fellii) کے نام سے موسوم ہے-آنتوں اور معدے کے عروق کیلوسیہ کو سب سے پہلے اسی نے ظاہر کیا-جو معدے اور آنتوں سے اجزاء کیلوسیہ جذب کرکے مجری الصدر میں پہونچاتے ہیں-اسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ پہلی آنت بارہ انگل سے بڑی نہیں ہوتی-خیال کیا جاتا ہے-کہ ہیروفیلوس نے سات سو انسانی لاشیں چیری ہیں-اور اس نے اس فن پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں-لیکن سوائے چند کتابوں کے باقی سب مفقود ہیں- ۳۰۰ء کے بعد تک تشریحی معلومات کا ماخذ ہیروفیلوس کی تشریحی تصانیف رہیں- (۱)

فن تشریح میں جالینوس کا نام بہت اہمیت رکھتا ہے (۲) اسکی تشریحی تحقیقات عزت و عظمت کے قابل ہے یورپ نے اسکی عظمت کو آج تک اپنے دلوں میں جگہ دے رکھی ہے اور ڈاکٹری کتب تشریحی میں چند مقامات پر ابتک اس کا نام آتا ہے

---

(۱) تبصرہ علم الجراحت حکیم کبیرالدین صفحہ ۲۱

(۲) دیباچہ تشریح ڈاکٹر غلام جیلانی صفحہ ۸

دماغی بطون کے اندر چند باریک وریدیں اور قلب کے اندر ایک خاص ورید جالینوس کی طرف منسوب ہے۔اور اسکا نام وینی گیلینائی (Veni Galani) اور (Galan Vein) یعنی اوردہ جالینوسیہ اور ورید جالینوس ہے۔

جالینوس پہلا شخص ہے۔جس نے شرائین کے اندر بحالت زندگی خون ثابت کیا۔اگرچہ موت کے بعد یہ شرائین خون سے خالی ملتی ہیں۔پہلے یہ عقیدہ تھا۔کہ شریان میں صرف ہوا رہتی ہے۔اسی وجہ سے یونانی زبان میں اس کا نام ""آرٹری"" (Artry) رکھا گیا۔جس کے لغوی معنی (ظرف ہوا) کے ہیں (۱)

جالینوس قلب کی کواڑیوں سے واقف تھا اسے علم تھا کہ اگر آیاھوا خون اُلٹی طرف واپس لوٹنے لگے۔تو یہ اُسے واپسی سے روکتی ہیں۔اُسے یہ بھی علم تھا کہ غذا معدہ۔امعاء میں ہضم ہوکر باب الکبد (Portal Vein) کے ذریعہ جگر میں پہونچتی ہے جگر اس غذا کو خون میں تبدیل کرتا ہے۔جو دونوں اجوف کے ذریعہ سر۔ھاتھ۔پیر میں چلا جاتا ہے۔اس خون کا ایک حصہ قلب کے دائیں اذن اور شریان رئوی (Pulmonary-artery) کی راہ پھیپھڑے تک پہونچتا ہے۔تاکہ پھیپھڑے کا تغذیہ ہونے کے ساتھ قلب کے بخارات دخانیہ پھیپھڑے تک پہونچ جائیں - پھر یہ خون پھیپھڑے سے اوردہ ریویہ یاشرائین وریدی (Pulmonary-vein) کی راہ قلب کے بائیں بطن تک پہونچتا ہے جو اپنے ساتھ نسیم (روح حیوانی) لاتا ہے۔پھر یہ خون روح حیوانی کے ساتھ شرائین کے ذریعہ جسم کے مختلف حصوں میں منقسم ہوجاتا ہے۔

دوران خون کا محقق بھی جالینوس تھا۔ جس کی مزید

---

(۱) دی اوریجن اینڈ گروتھ آف دی ھلینگ آرٹ۔بائی ایڈ ورڈ برڈو صفحہ ۱۹۵

توضیح و تکمیل ابوسہل مسیحی (معاصر شیخ الرئیس) اور علاؤالدین قرشی نے کی۔ڈاکٹر عبدالرحمن (ایم۔بی۔سی۔ایچ۔بی اڈنبرا) پروفیسر فزیالوجی عثمانیہ میڈیکل کالج حیدر آباد دکن اپنے مقالہ (دوران خون) میں لکھتے ہیں۔کہ دوران خون کی تحقیق کو عموماً ہاروے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔حالانکہ جو کچھ اس نے مشاہدات کئے ہیں۔وہ جالینوس کو معلوم تھے۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔لیکن ہاروے نے دوران خون کی تحقیق و اکتشاف کے سارے اعزاز کو اپنی طرف منسوب کرکے بڑی بھاری بے انصافی کا ارتکاب کیا ہے۔

جالینوس بندر اور آدمی کے اجسام کی تشریح کرتا تھا یوحنابن ماسویہ کے کلام سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔وہ بیان کرتا ہے کہ میری بیوی نہایت حسین لیکن انتہائی بدعقل تھی۔میں نہایت ذہین تھا۔لڑکا نہایت احمق پیدا ہوا۔اگر بادشاہ کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس لڑکے کو زندہ چیر پھاڑ ڈالتا۔ جیسا کہ جالینوس آدمیوں اور بندروں کو چیرتا پھاڑتا تھا۔ ارو اس طریقہ سے اس کی حماقت کے اسباب معلوم کرلئے جاتے اورجسم کی ترکیب۔عروق و اعصاب کے متعلق مفید معلومات جمع کردیتا (۱)

یونانی ضغطہ دموی (Blood Pressure) سے بھی واقف تھے۔ضغط انقباضی کوسسطولہ (Systolic) اور انبساطی کو دیسطولہ (Diastolic) کہتے تھے (۲)

پھر ۷۰۰ع سے ۱۲۰۰ع تک مغرب میں علوم کی روشنی دھیمی پڑگئی۔۔اور اس کے بعد مشرق میں اگرچہ یہ روشنی پھر

---

(۱) اخبارالحکماء صفحہ ۲۵۵-۲۵۶

(۲) قلمی رسالہ تشریح قلب موجودہ طبیہ کالج علی گڑہ صفحہ آخر ہلینگ آرٹ صفحہ ۲۳۲

دوبارہ انتہائی درجہ پر چمکی مگر فن تشریح میں ان کی معلومات زیادہ نہ بڑھ سکیں۔بلکہ یونانیوں کی کتابوں تک محدود رھیں جس کی اصلی وجہ یہ ہوئی۔کہ لاشوں کے چیرنے کی ممانعت ہوگئی۔جسکی وجہ سے فن تشریح زیادہ ترقی نہ کرسکا۔البتہ خلیفہ معتصم کے زمانہ میں یوحنابن ماسویہ نے بندر کی تشریح کر کے ایک ایسی کتاب لکھی کہ دوست دشمن سب نے پسند کی (۱)

صرف ۱۱۳۵ء سے ۱۲۰۴ء کے درمیان عبدالطیف بغدادی کا نام ضرور ایسا ملتا ھے۔جس نے تشریح کے متعلق کچھ ریسرچ کی ھے ۔ وہ بغداد چھوڑ کر مصر میں آباد ھو گیا تھا ۔ اس نے مصر کی قحط سالی اور زلزلوں کا (۱۲۰۰ء سے ۱۲۰۲ء) ذکر کرتے ھوئے ۔ ھڈیوں کی تشریح کے متعلق ایک دلچسپ بیان دیا ھے ۔ جس کا اس نے شمالی مغربی قاھرہ کے پرانے قبرستانون میں مطالعہ کیا تھا ۔ اس نے اس بیان میں منجملہ اور تحقیقات کے جالینوس کی تشریحی لغزشوں کو صحیح کیا تھا ۔ فک اسفل (نیچے کا جبڑا) عظم العجز (چوتڑ کی ھڈی) کے متعلق خاص طور سے تصحیح کی تھی (۲) جن کتابوں میں قدیم تشریح مفصل بیان کی گئی ھے ۔ وہ کامل الصناعہ ۔ علی بن عباس ۔ قانون شیخ ۔ بو علی بن سینا ۔ العمدہ فی الجراحہ - ذخیرہ خوارزم شاھی - فردوس الحکمت - علی بن ابن ابطری - حاوی زکریارازی - کتاب خلق الانسان - ابوسھل مسیحی - شروح قانون (آملی گیلانی - قرشی - شیرازی) ھیں -

طب قدیم میں منافع الاعضاء (فزیالوجی) کا فن نہایت مکمل ھے ۔ لیکن ھر عضوہ کی تشریح کے ساتھ اس کے منافع و افعال و ظائف بھی بیان کئے ھیں ۔ صرف چھٹی صدی ھجری میں ابن ھیل نے اپنی

---

(۱) طبقات الاطباء جلد اول صفحہ ۱۷۸۔آؤٹ لائن آف اسلامک کلچر مصنفہ شوشتری صفحہ ۱۹۲

(۲) دی لیگنی آف اسلام مصنفہ سر تھامس آرنلڈ صفحہ ۳۳۸

کتاب المختارات میں منافع الاعضاء کو فن تشریح سے الگ کر دیا ھے۔ جیسا کہ اب ڈاکٹری میں اس فن کو فن تشریح سے الگ کر کے مرتب کیا گیا ھے۔

پھر ۱۲۰۰ع سے ۱۵۰۰ع تک یورپ میں چند طبی مدرسہ قائم کئے گئے جس میں فن تشریح کو ترقی دینے کیلئے بتدریج لاشوں کو چیرنا شروع کیا گیا۔ اور یونانی کتابوں اور ساتھ ھی عربی کتب کا ترجمہ لاطینی اور انگریزی زبانون میں ھونے لگا۔ طبی اصطلاحات جو کہ عربی اور یونانی کتابوں میں استعمال ھوتی تھیں۔ ان کو اصل صورت میں جذب کر لیا گیا۔اس وقت بھی سینکڑوں الفاظ ایسے پائے جاتے ھیں۔جو اصل میں عربی یا یونانی ھیں۔اور وہ ڈاکٹری کتابوں میں بولے جاتے ھیں۔مثال کے طور پر چند الفاظ ذیل میں درج کئے جاتے ھیں۔

	طب یونانی کے الفاظ	ڈاکٹری الفاظ		تفسیر
۱	قیفال	کیفلک	Caphelic	ھاتھوں میں انگوتھے کیجانب ایک ورید ھے جسمیں فصد کھولی جاتي ھے
۲	باسلیق	بیسلک	Baselic	چھنگلیا کی جانب ایک رگ ھے جس کی فصد کھو لی جاتی ھے
۳	صافن	سیفنس	Sephnous	پاؤں میں ٹخنے کے قریب ایک رگ ھے جسکی فصد کھولی جاتی ھے

۴	فلغمونی	فیلیگمونی		ایک قسم کا خونی ورم ھے۔
۵	اوزیما	ایڈیما	Oedema	بھر بھراھٹ یا ڈھیلا ورم
۶	غنغرانا	گینگرین	Gangrine	عضو کا سڑکر گل جانا۔
۷	ما ساریقا	میسنٹری	Macentry	پردہ صفاق کی چنٹ پر چندرگیں
۸	قرنیہ	کارنیہ	Cornea	آنکھ کا ایک شفاف پردہ
۹	باریطون	پیری تونیم	Peritonium	شکم کا مشہور پردہ صفاق
۱۰	اعذیدوس	ایپی ڈیڈمس	Epidedmis	خصیہ کا ایک حصہ
۱۱	اورطی	اورٹا	Aorta	شہرگ
۱۲	بانقراس	پینکریاس	Pancreas	تلی سے اثناء عشری آنت تک ایک غدہ ھے
۱۳	دیا فرغما	ڈایا فرام	Diafragm	پیٹ اور سینہ کے درمیان ایک جھلی
۱۴	قولن	کولن	Colon	ایک آنت ھے۔جسمیں قولنج کا درد ھوتا ھے
۱۵	ذیا بطیس	ڈایا بٹیز	Diabetus	ایک مشہور مرض ھے
۱۶	ذوسنسطاریہ	ڈسنٹری	Dysentry	زخم امعاء۔آنتوں کا زخم
۱۷	طروخانطیر	ٹروکینٹر	Trochanter	ران کی ھڈی کے بالائی حصہ کی ایک بلندی
۱۸	ایلاؤس	ایلیس	Eleus	قولنج کی ایک قسم جس میں منہ سے پاخانہ آتا ھے

یہ چند الفاظ نمونے کے طور پر پیش کئے گئے ھیں - تاریخ دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ یورپ کی درسگاھوں میں عرصہ دراز تک جالینوس - امام زکریا رازی - شیخ ابوعلی سینا وغیرہ کی تصنیفات کا دور رھا - ڈاکٹری کی تشریحی معلومات کا زیادہ حصہ وھی ھے - جو یونانی اور عربی طبی کتابوں سے حاصل ھوا ھے - جسکا ثبوت علاوہ تاریخ کے انکی

مصطلاحات خود دے رھی ھے - کیونکہ وہ تمام یا تو یونانی اور عربی زبان کے ھیں - اور یا ان کے لفظی ترجمے ھیں -

اب دور حاضر میں چونکہ پنڈتوں اور مولویوں کا اثر حکومت سے زائل ھوچکا ھے - اسوجہ سے آزادی کے ساتھ لاشیں چیری جاتی ھیں- اور تشریحی تحقیقات میں روز افزوں ترقی ھو رھی ھے - فن تشریح کی ایک یہ مختصر تاریخ بیان کرنے بعد اب ھم علم الجراحت (Surgery) یعنی سرجری کے تاریخی حالات شروع کرتے ھیں -

علم الجراحت (Surgery) کی تاریخ

اس بات میں مورخین کا اختلاف ھے - کہ علم طب اور علم الجراحت ھندوستان سے یونان پہونچا - یا یونان سے سکندر اعظم کی فتوحات کے ساتھ ھندوستان آیا - اکثر یورپ کے مورخین صرف یونان ھی کو علوم و فنون کا سر چشمہ سمجھنے کے عادی ھیں - اور ھر علم و فن کو جو ھندوستان میں کمال تک بھی پہونچ گیا ھو - یونان کا ھی سمجھتے ھیں - لیکن یورپ کے بعض مورخین ایسے بے تعصب اور صاف گو موجود ھیں - جنھوں نے مستند شہادتوں سے اس بات کا ثبوت دیا ھے - کہ ایجاد اور اولیت کا فخر ھندوستان کو حاصل ھے - چنانچہ ڈاکٹر وائز نے اپنی کتاب ” ریویو آف ھسٹری آف میڈیسن “ کے مقدمہ میں بیان کیا ھے - کہ ترتیب واقعات اور اس کے بعد کے نتائج میں صرف اپنے بنائے ھوئے اصول کی پابندی کیجاتی ھے - یعنی یہ پہلے ھی سے فرض کرلیا جاتا ھے - کہ ھر علم و فن یونانی ھے - حالانکہ یہ ضروری ھے - کہ ھر واقعہ کو مشاھدہ اور دلائل کی کسوٹی پر رکھا جائے - تاکہ ھم صحیح نتائج اخذ کرسکیں - اسی مورخ نے اپنی مشہور کتاب ” ھسٹری آف میڈیسن امنگ دی ایشیاٹک “ (History of Medicine among the Asiatic) میں اس امر کو وضاحت کے ساتھ ثابت کیا ھے - کہ علم طب مصر کے مذھبی پیشواؤں کے ذریعہ ھندوستان سے یونان تک پہونچا ھے -

علامہ ویول (Wewal) ہسٹری آف انڈین لٹریچر میں لکھتے ہیں کہ حکیم فیثا غورث نے علم الاسرار علم مابعد الطبیعات (الہیات) کو ہندی برہمنوں سے حاصل کیا ۔

علامہ روئیل نے اپنی کتاب ”اینٹی کولی لی آف ہندو میڈیسن“ میں ثابت کیا ہے کہ علم طب میں ہندوؤں کو تاج اولیت حاصل ہے (۱)

اصول علاج میں سشرت اور بقراط کے اصول ایک دوسرے سے قریب قریب ہیں ۔ مثانہ سے پتھری خارج کرنے کے متعلق سشرت اور سلسوس کا بیان بالکل ایک ہے اسی طرح بہت سے اعمال جراحی ایسے پائے جاتے ہیں ۔ جن کے متعلق ہندی اور یونانی کا بیان ایک سا ملتا ہے ۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں کا ماخذ ایک ہے ۔

اس کے علاوہ بعض اور مخصوص اور حیرت انگیز اعمال جراحی ایسے ملتے ہیں ۔ جو بلاشبہ خاص ہندوستان کی ایجاد ہیں ۔ مثلاً سشرت نے مصنوعی ناک بنانے کا جو بیان دیا ہے وہ انتہائی جدت اور ذہانت کا ثبوت ہے (۲)

یہ بات بھی پایہ تحقیق کو پہونچ چکی ہے ۔ کہ سکندر اعظم کے زمانے سے پہلے ہی ہندوستان علم طب اور جراحی میں شہرہ آفاق ہوچکا تھا ۔

ہندی جراحی

ہندی طب کے ابتدائی سرداروں میں سے دو بڑے سردار گذرے ہیں ۔ جو چرک اور سشرت کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ۔ فن جراحی

---

(۱) و (۲) تبصرہ علم الجراحت صفحہ ۳

اور علم طب میں جو کتابیں ان دونوں کی طرف منسوب ھیں - انکی تاریخ کے متعلق مورخین کا اختلاف ھے - بعض مورخین نے اسکی تاریخ ولادت حضرت مسیح سے پانچسو سال پہلے قراردی ھے - مگر جدید تحقیقات میں یہ بات ثابت کی گئی ھے - کہ ھندی طب اور ھندی جراحی کے یہ دو بڑے سردار ایسے قدیم زمانے سے تعلق رکھتے ھیں - جبکہ یونانی تہذیب اور علوم کا آغاز بھی نہیں ھوا تھا (۱)

چرک جسکو بعض مورخین ریاست کشمیر اور اکثر مورخین بنارس کا رھنے والا مانتے ھیں - اس نے چرک سنگھتا (کتاب) لکھی- اگرچہ ھندوؤں کا یہ عقیدہ ھے - کہ چرک ایک رشی تھا - جو دنیا کی ابتداء کے ساتھ پیدا ھوا - لیکن محققین کا یہ خیال ھے - کہ چرک سنگھتا وید کے زمانے سے بہت دنوں بعد لکھی گئی ھے - کیونکہ اسمیں علم طب کے متعلق بہت تفصیل موجود ھے اور وید میں طب کے متعلق بہت اجمالی بیان ھے - بہر حال چرک کا زمانہ وید کے بعد اور پرانوں سے پہلے ھے - کیونکہ چرک میں ان ھی دیوتاؤں کا ذکر ھے جو وید میں بیان کئے گئے ھیں - اور پرانوں میں ان دیوتاؤں کا ذکر ھے - جو چرک میں موجود نہیں ھیں -

چرک میں انسانی ھڈیوں کی تعداد تین سو ساٹھ ھے - یہی تعداد وید میں درج ھے (۲) سشرت یہ فن جراحی کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا سردار ھے - چونکہ مہابھارت جیسی پرانی کتاب میں (جسکا زمانہ حضرت مسیح سے ایکھزار سال پہلے بیان کیا جاتا ھے) - سشرت کے باپ کا نام (وشوامتر) بیان کیا گیا ھے اس سے یہ ثابت ھوتا ھے - کہ سشرت کا زمانہ مہابھارت سے پہلے گذرا ھوگا - وشوامتر ایک سادھو تھا - جو شری رامچندرجی کے زمانے میں موجود تھا -

---

(۱) تاریخ الحکماء ڈاکٹر غلام جیلانی

(۲) مضمون ڈاکٹر گرندرناتھ مکھو پادھیا تاریخ الاطباء ڈاکٹر غلام جیلانی مضمون کویراج نگندر ناتھ سین گپتا -

ششرت علم طب اور فن جراحی حاصل کرنے کے لئے بنارس کے راجہ دیوداس (جسکو دھنونتری کا اوتار سمجھا جاتا ھے) کے پاس گیا - ششرت پہلا شخص ھے - جس نے فن جراحی کو اپنی کتاب ششرت سنگہتا میں جمع کیا -

محققین کی عام رائے ھے - کہ چرک ششرت سے پہلے پیدا ہوا - لیکن ""پرانوں"" سے معلوم ھوتا ھے - کہ ششرت دھنونتری مہاراج کا جو طب کے موجد تھے - شاگرد ھے چرک اپنی کتاب کے ""سرپر استھان"" میں جلین کے متعلق دھنونتری مہاراج کی اس رائے کا حوالہ دیتے ھیں - جسکو ششرت نے اپنی کتاب میں لکھا ھے - لہذا اس سے ثابت ھوتا ھے - کہ ششرت کا زمانہ چرک سے پہلے ھے -

ششرت کی کتابوں میں صرف ایک ھی قسم کے طبیبوں کا تذکرہ موجود ھے - جو طبیب اور جراح کے کام مشترک طور پر انجام دیتے تھے - البتہ اتنا امتیاز ضروری تھا کہ جراحی کے کچھ ادنی کام ادنی قوموں کے ھاتھ میں تھے - مثلاً کان صاف کرنے والے دانت نکالنے والے - فصد کھولنے والے - برھمن قوم سے خارج تھے - اسی طرح سے پتھری نکالنے کا عمل بھی ھر وہ شخص جو مشق حاصل کرلیتا تھا - اس وقت کے راجہ سے اجازت لیکر شروع کر دیتا تھا - لیکن اسکندریہ کے زمانے میں یہ عمل مخصوص ماھرین طب کرتے تھے (ا)

چرک کے زمانے میں ھندو اطباء میں دو جماعتیں پائی جاتی تھیں - ایک جماعت یاچکت سکا (طبیبوں) کی تھی اور دوسری شلیہ چکت سکا (جراحوں) کی تھی - اس جماعت کو دھنونتری سم پرادیہ بھی کہتے تھے - کیونکہ یہ لوگ دھنونتری مہاراج کے پیرو تھے - امراض جراحی کے متعلق چرک نے اس آخری گروہ سے رجوع کرنے کی ھدایت کی ھے - چونکہ چرک اور ششرت کی کتابیں الہامی سمجھی

(ا) تبصرہ علم الجراحت صفحہ ۵-۶-۷

جاتی تھیں۔اس لئے ان کے بعد کی نسلوں کو ان پر نکتہ چینی اعتراض یا کسی نئے اضافہ کرنے کی جرءات نہیں ہوئی۔

فن جراحی پر ششرت کی کتاب سب سے پہلی کتاب ہے۔ جس میں نہایت تفصیل اور اصول کے ساتھ امراض جراحیہ کا علاج اور آلات جراحیہ کا بیان موجود ہے۔ اس کتاب کی سب سے زیادہ عجیب خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں علم القابلہ (دایا گری) یعنی (Midwifry) کے متعلق ایسے مضبوط اصول اور باریک نکات موجود ہیں۔ کہ باوجود ہزاروں سال گذر جانے کے طب جدید شاذونادر کسی چیز میں ان سے آگے بڑھی ہوگی ششرت نے چرک کی طرح اپنی کتاب کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ لیکن صاحب طبقات الاطباء نے اس کے دس باب بیان کئے ہیں (۱)

(۱) سلیہ:—جس میں غیر طبعی اجسام کو بدن انسان سے نکالنے - پھوڑوں وغیرہ میں شگاف دینے - جلانے اور داغنے کا بیان ہے۔

(۲) سالکیہ:—جس میں ان اعضاء کا بیان ہے جو دونوں شانوں سے اوپر واقع ہیں - مثلاً آنکھ - ناک - کان وغیرہ -

(۳) کایہ چکتسیا:—اسمیں ان امراض کا بیان ہے - جو پورے بدن پر چھا جاتے ہیں جیسے بخار - جنون - مرگی - کوڑھ - ذیابیطس وغیرہ -

(۴) بھوت ودیا:—اسمیں منتر جنتر صدقہ قربانی وغیرہ کے ذریعہ بھوت پریت کو روکنے کا بیان ہے -

(۵) کو مار بھر تیا:—اس میں بچوں کی بیماریاں - دودھ کی خرابیاں اور دودھ پلانے والیوں کے خصوصیات اور صفات کا بیان ہے -

(۶) اگد تنترہ:—اس میں حیوانی سمیات کے تریاق بیان

(۱) عیون الانباء فی طبقات الاطباء صفحہ ۳۲ جلد دوم۔

کئے گئے ہیں ۔

(۷) رسائن سنترہ: — اسمیں عمر کو بڑھانے اور ذہن و عقل کو تیز کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں —

(۸) واجی کرن سنترہ: — اسمیں بھوک لگانے والی اور باہ کو بڑھانے والی دواؤں کا بیان ہے —

۱۸۸۳ع میں یو سی دت صاحب نے اور ۱۸۹۱ع میں چاتو چاتو پادھیا صاحب نے اس کے بعض حصوں کا انگریزی میں ترجمہ کیاھے ۔ اور ۱۸۹۷ع میں علامہ ھیورنے اسکا انگریزی میں ترجمہ کیا ۔ ھیلر صاحب نے لاطینی زبان میں اور ولرس (Walras) صاحب نے جرمنی زبان میں ترجمہ کیا ۔ (۱)

آٹھویں صدی عیسویں کے ختم ہونے سے پہلے ششرت کا عربی میں ترجمہ ھوچکا تھا ۔ اور اسکی قرابادیں کو شفاخانوں میں جاری کیا ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی سنسکرت کی کتابوں کا ترجمہ کرایا ۔ جسکا نام شوشون الھندی رکھا گیا تھا (۱) ھارون رشید کے زمانہ میں یحیئی بن خالد برمکی نے (آیورویدک) کو ھندوستان سے بغداد بلاکر ششرت کا عربی میں ترجمہ کیا (۲) ابن ابی اصبعہ صاحب نے اپنی کتاب طبقات الاطباء میں ششرت کے عربی ترجمے کو "ششر دو" کے نام سے لکھا ھے (۳) آٹھویں صدی کے مشہور طبیب علی بن ابن البطری نے اپنی کتاب فردوس الحکمت میں اسکا حوالہ کتاب "سسرو" کے نام سے دیا ھے (۴) اور اس کے شاگرد زکریا رازی نے اپنی تصانیف میں ششرت کا نام "ششرد" لکھا ھے اور بطور ایک فاضل جراحیات کے اس کا حوالہ دیا ھے (۵)

---

(۱) تبصرہ علم الجراحت صفحہ ۸ (۲) تراجم علامہ شبلی صفحہ ۱۵۸ — ۲۳۳ — فہرست ابن الندیم صفحہ ۳۰۳ — اسلامی شفاخانے صفحہ ۸ (۳) طبقات الاطباء صفحہ ۳۲ جلد دوم — (۴) فردوس الحکمت صفحہ ۵۵۷ — (۵) تبصرہ علم الجراحت صفحہ ۸

"ہندی آلات جراحی"

ششرت نے ایکسو سے زیادہ فولاد کے بنے ہوئے آلات جراحیہ بیان کئے ہیں - اور ان اوزاروں کے متعلق یہ صفات بیان کئے ہیں -

اوزاروں کے دستے اچھے اور جوڑ مظبوط ہوں - اس کے علاوہ چمک اچھی دھار اتنی باریک اور تیز ہو - کہ بال بھی آسانی سے کٹ جائے- صاف ستھرے ہوں زنگ آلود نہ ہوں - فلالین کے غلاف میں لپیٹ کر لکڑی کے صندوق میں رکھے جائیں -

جن اوزاروں کو اس نے بیان کیا ہے - ان میں سے چند یہاں لکھے جاتے ہیں-ان کا مقابلہ آجکل کے جراحی سازوسامان سے کرکے پرانے زمانے کے ہندوؤں کی ذہانت اور عقل کا اندازہ کیجئے (۱)

	ہندوستانی نام	انگریزی نام	
۱	چھوٹا سا سیدھا چاقو	اسکیپل	Scalpal.
۲	پھوڑے چاک کرنیکی تھوڑی بانک	بسٹری	Bistury.
۳	معمولی نشتر	لینسیٹ	Laneat.
۴	پچھلے	سکری کیتھیٹر	
۵	ہڈی کاٹنے کی آری	بون سا	Bonesaw.
۶	ہڈی پکڑنے یا توڑ نے کی سنسی	بون فارسیپس	Bone farceps.
۷	قینچیاں	سیزرس	Scissors.
۸	پیٹ سے پانی نکالنیکا سوا	ٹروکار	Trochar.
۹	مختلف قسم کی سوئیاں	نیڈلز	Needles.
۱۰	کھنٹی دارھک	بلنٹ ھکس	Blunt Hucks.
۱۱	کھپرے	لوپس	Loopus.
۱۲	زخم دیکھنے کی سلائی	پروب	Probe.

(۱) دی سرجیکل انسٹرو منٹس آف دی ہندوز از ڈاکٹر گرندر ناتھ مکھو پادھیا کلکتوی ۱۹۱۳ء

J. & K. UNIVERSITY LIB.
Acc No 57106
Date

۱۳ کاوی

۱۴ منفذی

۱۵ مجس بولی (پیشاب کی سلائی)

۱۶ ملعقہ (چمچی)

۱۷ ملقط (موچنا)

۱۸ ملقط لحم زائد

۱۹ قاساطیر (پیشاب بہانےکی سلائی)

۲۰ محقنہ (پچکاری)

۲۱ منظار المبرز

۲۲ مسمار (سوا)

۲۳ عصابہ (پٹی)

۲۴ جبائر (تختیان)

Caustic Holder. کاسٹک ہولڈر
Diarector. ڈائرکٹر
Sound. ساؤنڈ
Scope. سکوپ
Forceps. فارسپس
Polypusforceps پولی پس فارسیپس
Cethetor. کیتھیٹر
Syringe. سرنج
Rectal Spaculum ریکٹل اسپیکولم
Budge بوجھی
Bandage. بینڈیج
Splints. اسپلنٹ

یہ جبیرہ (تختی) بانس کی کھپچیوں کو باریک ستلی سے باندھکر جالدار شکل میں بنالیتے تھے -

ہندی اعمال جراحی

ھتی توتلے کی شناخت کرکراھٹ سے کیجاتی تھی - جوڑ اکھڑنے کے مختلف اقسام متعین کی گئی تھیں - اور ان کے واسطے مختلف علامات متعین کی گئی تھیں - خلع کا علاج شد مقابل (Counter Attention) حرکت مخروطیہ (Sircum dection) حرکت دوریہ ( ) وغیرہ کے ذریعہ کیا جاتا تھا -

زخموں کے اقسام الگ الگ مقرر کئے گئے تھے

(۱) جروح مشقوقہ Iucesed Wound.
(۲) جروح مثقوبہ Punetured or Panitoating. Wound.
(۳) جروح ممزقہ Lacerated Wound.
(۴) جروح رضیہ Contused Wound.

کھوپڑی اور چہرے کے زخموں میں ٹانکے لگائے جاتے تھے - جسم

کے اندر سے خارجی غیر طبعی اجزاء نکالنے کیلئے انتہائی ذھانت سے کام لیا جاتا تھا۔ لوھے کے ذرات کو خارج کرنے کے لئے مقناطیس کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اورام و التھابات کے لئے پچھنے۔ ضماد۔ چند مقام پر فصد۔ جونک اور سنگھیوں کا رواج تھا۔ پاشش۔ ٹکور۔ سینک وغیرہ رائج تھیں۔ عمل بتر (Impotation) اکثر کیا جاتا تھا۔ خون روکنے کے لئے جوش کیا ہوا تیل لگاکر پیالہ نما شکل کی بندش کیجاتی تھی۔ اورام سلعیہ (Tumour) یا بڑے بڑے غدود کاٹ کر نکالدئے جاتے تھے۔ اور سنکھیا کا مرھم لگایا جاتا تھا۔ تاکہ مرض دوبارہ نہ ہوتے۔ جلندھر (Dropsy) قیلہ مائیہ (Hydrocele) کا پانی آلہ کے ذریعہ نکالا جاتا تھا - فتق (Hernea) کی مختلف قسمیں کی جاتی تھیں - فتق ثربی (Omental Hernee) کے علاج کیلئے صفن کے مقام پر آپریشن کیا جاتا تھا -

انورسما (Enorisma) کی تشخیص کیجاتی تھی - لیکن اسکا علاج نہیں تھا - شریان کٹے ہوئے منہ پر گرہ لگانے کا طریقہ اس زمانے میں نہیں تھا - اس زمانہ میں دوران خون کے مسئلہ سے پورے طورپر واقفیت نہیں تھی -

اس بات پر تعجب ہوتا ھے - کہ اس زمانے کے ھندو سرجن پیٹ چاک کرنے سے واقف تھے - زیر ناف قدرے بائیں جانب شگاف دیکر پیٹ کو چاک کرتے تھے - اور آنتوں کو تھوڑا تھوڑا باھر نکال کر اچھی طرح دیکھتے اور اگر کسی قسم کی رکاوٹ ھوتی - تو آنت کے اس حصہ میں شگاف دیکر اسے خارج کردیتے اور پھر ٹانکے لگاکر گھی یا شھد کا ضماد کرتے - اور پھر آنتوں کو اندر واپس کر دیتے تھے -

پتھری نکالنے کا عمل کیا جاتا تھا - کٹی ہوئی ناک بنانے کے لئے ناک کے قرب وجوار اور گالوں کی کھال نکال کر اس سے نئی ناک بنائی جاتی تھی -

---

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ دی سرجیکل انسٹرومنٹس آف دی ھندوز

عمل ترقیع (Plastic surgery) یعنی کھال کو کاٹ کر پیوند لگانے کا کام کیا جاتا تھا - داپا گری کے کام میں سزیرین سیکشن کر کے پیٹ سے بچہ نکالا جاتا تھا - آنکھ پر اعمال جراحیہ اور نزول الماء کے آپریشن کیئے جاتے تھے - علاوہ اعمال جراحی کے جن مراہم سے علاج کیا جاتا تھا - ان میں سے اکثر کی زمین گھی یا مکھن ہوتی تھی اور اس میں معدنی اجزاء مثلاً پارہ - سنکھیا - جست تانبا - ھیرا کسیس وغیرہ شامل ہوتے تھے -

”ھندی جراحی کی تربیت“

فن جراحی کے اصول ہندوؤں کی مذہبی کتابوں (شاستروں) میں قلمبند تھے - مذہبی پیشوا طالبعلموں کو اصول سکھاتے - اور پھر عملی مشق قوم کے مجسموں - خربوزہ - تربوز - کھیرا اور ککڑی پر کراتے تھے - شگاف کاٹ پیٹ - تراش خراش کی مشق چمڑے کی تھیلیوں پر پانی یا کیچڑ بھر کر کراتے تھے - پچھنے کی مشق مردہ چمڑے پر اور نشتر کی مشق کنول کے تنے یا مردہ جانوروں پر سکھاتے تھے - پٹیاں باندھنے کی مشق مجسموں اور پتلوں پر اور ٹانکے لگانے کی مشق چمڑے اور کپڑے پر کراتے تھے - ناک اور کان بنانے کی مشق مردہ جانوروں پر سکھاتے تھے -

ہندوستان سے فن جراحی کے مٹنے کے اسباب

بعد کے زمانے کے لوگوں (بعد کی نسلوں نے) لاشوں کو چیرنا پاپ سمجھکر ممنوع قرار دیا - مذہبی پیشواؤں نے جادو ٹونا - منتر جنتر کے مقابلے سے جراحی کو فضول ثابت کیا -

جراحی کے مقابل دواؤں کو زیادہ رواج دینے کی کوشش کی - طب اور جراحی کی کتابوں کو آسمانی کتاب سمجھکر ترمیم

انسائیکلو پیڈیا - یعنی سرجیکل انسٹرومنٹس -

اور اضافہ سے بالاتر سمجھنے لگے - جو کچھ رہی سہی جراحی باقی رہگئی تھی - اس کو بدھ مذہب کے اثرات نے ختم کردیا - بدھ مذہب کے اثرات نے آلات جراحی کے استعمال کو مذہباً ممنوع قرار دیا - سوائے چلد مخصوص اعمال جراحی کے باقی سب ممنوع قرار دیدئیے گئے تھے -

حکومت کی سرد مہری و بے توجہی نے اس فن کو بالکل ختم کردیا - اور آج ہم اپنے اسلاف کے کارناموں سے اتنے نا آشنا ہوگئے - کہ ہمکو کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا - کہ ہمارا ہندوستان سرجری کا موجداعظم اور دوسرے ممالک اس کے خوشہ چیں ہیں -

ہندی سرجری پر ڈاکٹر گرینڈر ناتھ مکھو پادھیہ نے کلکتہ سے ۱۹۱۳ء میں ایک کتاب دی سرجیکل انسٹرومنٹس آف دی ہندوز (The surgical Instruments of the Hindus) دو جلدوں میں لکھکر شائع کی ہے-اس کتاب میں ایک جلدمیں ہندی آلات جراحی کی تصاویر اور انکے عربی و انگریزی آلات جراحی دکھائے ہیں-

یونانی فن جراحی

یونان کی قدیم اور ابتدائی سرجری کا پتہ ہومر کی رزمیہ نظموں سے چلتا ہے یونانی عقیدے کے مطابق طب کی ایجاد اپولو نامی حکیم کی جانب منسوب ہے-اپولو کے بعد اسکا بیٹا اسقلی بیوس خدائے طب قرار دیاگیا - اسکو یونانی طب کا دیوتا سمجھتے تھے - اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر ایک متبرک زیارت گاہ بنگئی - اور ایک خاص مندر میں اس کے مجسمہ کی پرستش ہونے لگی - مایوس العلاج مریض اسکی مورتی کے آگے سرجھکا کر پرارتھنا کرتے - چڑھاوے چڑھاتے - رات وہاں بسر کرتے - اور سوتے میں دوا اور غذاء کے متعلق ہدایات لیتے - اور اس طرح مرض سے

دی اوریجن اینڈ گروتھ آف دی ہیلنگ آرٹ - انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا -

شفاء حاصل کرتے تھے - مندر کے پجاری اس قسم کے الہامی علاجوں کی تفصیل اور مریضوں کی تصویر اس عمارت کے کھمبوں اور دیواروں پر کندہ کراتے تھے - تاکہ آنیوالی نسلوں کیواسطے فائدہ مند ہو - اور اس کے بعد خود پجاریوں نے جڑی بوٹیوں کے خواص معلوم کرنے کی جانب توجہ کی - اور علم الادویہ اور علم العلاج کا سنگ بنیاد رکھا -

اسقلیبیوس کے دوبیٹے پہلا ماخون دوسرا پوڈالرس جنگ دہتورائےءء (Troy) میں جراحی کا کام کرتے تھے - ماخوں بدن سے تیروں کے نکالنے میں خوب مشاق تھا - اور زخموں کو جڑی بوٹیوں اور مرھموں سے بہت جلد اچھا کرتا تھا -

ھومر (Humour) کے زمانے کی تشریح اگرچہ ابتدائی زمانے کو دیکھتے ھوئے قابل تعریف ھے - لیکن حقیقت میں اس وقت کا فن تشریح اور فن جراحی دونوں زیادہ ترقی یافتہ نہ تھے -

فیثا غورث (Phisya Ghoris) نے طبی علوم کو بحیثیت علم رواج دیا - اور اس کے بعد بقراط نے علم طب اور فن جراحی دونوں کو ایک سائنٹیفک یعنی علمی اصول پر رواج دیا -

بقراط کا زمانہ ولادت مسیح سے ۴۰۰ سال پہلے تھا - اس نے طب کی مختلف شاخوں پر مختلف کتابیں لکھی ھیں - ان میں سے کچھ کتابیں فن جراحی پر ھیں -

ھڈی کے توٹنے اور جوڑ کے اکھڑنے کے بارے میں اس کی دو کتابیں اسقدر مفصل ھیں - کہ آجکل کی بون سرجری (Bone Surgery) کا اگر مقابلہ کیا جائے - تو شاید کچھ ھی زیادہ ثابت ھو - بقراط نے بازو کی ھڈی کا بالائی سرے کو اُکھڑ کر بغل کے نیچے آجانے کو کثیرالوقوع بتایا - اور یہی خیال موجودہ زمانے کے جراحوں کا ھے -

ران کی ھڈی کے اکھڑنے کے اقسام میں سے آگے پیچھے اُکھڑنے کو عام بتایا ھے - ریڑہ کے پچھلے خاروں کے توڑنے کے متعلق تنبیہ کی ھے - کہ ان کے توڑنے کو غلطی سے یہ نہ سمجھا جائے - کہ ریڑ

کی ھڈی ٹوٹ گئی ھے - پشت کے ٹیڑھا ھونے کے اسباب میں سے درن (Tubercle) کوبھی ایک اھم سبب بتایا ھے - جو سینکڑوں سال بعد پاٹس ڈیذیز کے نام سے مخصوص کیا گیا ھے - فن کشتی کی اچانک چوٹوں سے اس فن میں مدد ملی -

بقراط کی ایک کتاب سر کے زخموں اور چوٹوں کے متعلق ھے - اس کتاب میں کھوپڑی کے زخموں اور چوٹوں کی بہت باریک قسمیں لکھی گئی ھیں - کسر انخفاضی یعنی کھوپڑی کی ھڈی کا ٹوٹ کر اندر کو دب جانا اور کسر مقابل یعنی چوٹ کے مقام سے ھٹ کر ھڈی کا دوسری جگہ ٹوٹنا - اِن دونوں قسموں کو تفصیل سے بیان کیا ھے -

بقراط کے زمانے میں کھوپڑی کی ھڈیوں کو آری (Saw) سے کاٹنے کا ھنر عام طور پر کیا جاتا تھا - یہ عمل اسوقت جائز سمجھا جاتا تھا - جبکہ ضغط دماغ یعنی دماغ پر دباؤ موجود ھو - بقراط نے بدن کے دوسرے اعضاء کے زخموں کی بھی بہت سی قسمیں گنائی ھیں - بقراط کے زمانے میں فتق (Hernea) بواسیر - معاء مستقیم کے اورام-مقعد کا ناصور خروج مقعد-استسقاء وغیرہ کا علاج سرجری کے ذریعہ کیاجاتا تھا-لیکن بعض اعمال مثلاً بتر (Impotation) سلعہ (Tumour) جو ھندی جراحی میں عام طور پر کئے جاتے تھے - اسوقت یونانی جراحی میں نہیں کئے جاتے تھے - پتھری نکالنے کا عمل مخصوص ماھرین کرتے تھے - تقیح صدر کی تشخیص کرلیتے تھے - اور اس کی جراحی کا یہ طریقہ تھا کہ پسلیوں کے درمیان شگاف دیکر پیپ خارج کردیتے تھے -

یونانی مذھب کے اصول کے مطابق تمام شاگردوں کو اس بات کی قسم دیجاتی تھی - کہ وہ بدن انسان کا کوئی عضو ھرگز نہ کاٹیں -

یونانیوں کا عمل تشریح بھی مکمل نہیں تھا - چونکہ وہ اپنے مذھبی اصول کے مطابق انسانی لاشوں کو چاک نہیں کرسکتے تھے-

بلکہ جانوروں کو چیر پھاڑ کر تشریحی معلومات حاصل کرتے تھے -

عمل ترقیع یعنی زندہ جلد کا پیوند لگانا یا نئی ناک یا کان کا بنانا - چہرے وغیرہ کی بدصورتی کی اصلاح کرنا - جنکو ہندوؤں نے ایجاد کیا تھا - یونان میں نہیں کیا جاتا تھا -

جراحی آلات میں ملقط (forceps) مسبر (Probe) مجس منفذی (Diaractor) نظارالمستقیم (Ractal Spaculum) قاساطیر (Cathetor) اور بہت سی قسم کے کاویات اور محرقات موجود تھے -

قدیم مغربی مورخین کی یہ رائے ہے - کہ فن جراحی کے موجد بقراط اور یونانی اطباء ہیں - لیکن جدید تحقیقات میں یہ بات اس حدتک پہونچ گئی ہے - کہ فن جراحی کی ایجاد کا سہرا ہندوستان کے سر ہے - ہندوؤں کا فن جراحی مختلف ذرائع خصوصاً ایرانیوں کے ذریعہ یونان پہونچا -

اسکندریہ کے طبیہ کالج میں سرجری کی ترقی

اسکندریہ کے طبیہ کالج میں فن تشریح کی بہت ترقی ہوئی - زندہ انسانوں پر بھی تشریحی تجربات کئے جاتے تھے - اس زمانہ میں تشخیص امراض اور سرجری کے متعلق بہت سے اصول اور نظریے بنائے گئے - یہ طریقہ بھی اسی وقت رائج ہوا - کہ خاص خاص بیماریوں کا علاج اس کے مخصوص ماہرین کریں - پٹی باندھنے کے بےشمار اور مختلف طریقے ایجاد ہوئے لیکن ماہیت الامراض اوو منافع الاعضاء کے متعلق بقراط کے مسائل پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہوا -

اس کالج میں ہیروفیلوس نہایت قابل جراح (Surgen) سمجھا جاتا تھا - پیٹ کے اندرونی اعضاء مثلاً تلی یا طحال (Spleen) جگر یا کبد (Liver) پر بلاتکلف کاٹ چھانٹ کرتا تھا -

---

سی اوریجن اینڈ گروتھ — انسائیکلو پیڈیا -

بدن انسان کے اندر تاں کو کوئی خاص اهمیت نهیں دیتا تھا - احتباس البول (پیشاب بند هونے) کا علاج ایک خاص قسم کے قاساطیر (Cathetor) سے کرتا تھا - جو غالباً اس کی ایجاد اور مدت تک اسی کے نام سے مشہور رها -

اسی کالج کا ایک دوسرا پروفیسر حکیم موینس مثانه کے اندر پتھری توڑنے (Latero Tracter) کا ماهر تھا - آله مفتت الحصاة (Letho-trite) اسی کی ایجاد هے -

رومی فن جراحت

حکیم ارکا غیدوس پہلا یونانی حکیم هے - جو حضرت مسیح سے دوسو اٹھاره سال پہلے روم میں پہونچا - یه حکیم اعمال جراحی اور کاویات کا ماهر تھا - جاهل رومی اسکو جلاد کہتے تھے - اور آخرکار اسکو جلا وطن کردیا تھا -

حکیم اسقلی بیدوس نے یونانی جراحی کا روم میں رواج دیا قطع حنجره (Larangetome) اور قطع قصبه (Tracheatome) جیسے مشکل اعمال جراحی اس نے ایجاد کئے - سب سے بڑی قربانی اس نے یه کی تھی - که اپنے جسم کو تشریحی تجربات کیلئے وقف کردیا تھا - اور طلباء اپنے تشریحی تجربات اس کے جسم پر کیا کرتے تھے

حکیم طمسیان نے جونکوں کا رواج دیا -

حکیم سالسوس پہلا رومی حکیم هے - جو پہلی صدی عیسوی میں گذرا هے - اس نے تاریخ طب پر ایک بہت بڑی کتاب لکھی تھی - جسمیں خصوصیت کے ساتھ سیکڑوں سال کی فن جراحت کی تاریخ موجود هے - اس کتاب کا ساتواں اور آٹھواں مقاله فن جراحت کے ساتھ مخصوص هے - جس میں اکثر وهی باتیں بیان کی گئی هیں - جو هندی اور یونانی جراحی پر مشتمل هیں اس نے ناک - کان اور هونٹوں کے بنانے کی ترکیبیں تفصیل کے ساتھ بیان کی هیں -

اس نے فتق (Hernea) کے لئے عمل جراحت کے علاوہ ردالفتق کی ترکیب بھی بیان کی ھے - اور یہ بتایا ھے - کہ فتق کو اندر داخل کرنے کے بعد مجری اُربی کو آگ سے داغ دینا چاھیئے پتھری نکالنے کا وھی طریقہ بیان کیا ھے - جو قدیم زمانے میں خاص طور پر ھندوستان اور اسکندریہ میں رائج تھا - مختلف قسم کے ناسور کے سلسلہ میں یہ بتایا ھے - کہ سینہ کے ناسور کے علاج میں پسلی کا ٹکڑا کاٹ کر نکال دیا جائے -

کھوپڑی اور سر کی ھڈی کاٹنے کے متعلق وھی یونانی طریقہ بیان کیا ھے - اگر پتھری مجری بول میں پھنس جاتی تھی تو نیچے سے مجری بول کاٹ کر نکالی جاتی تھی - ھاتھ پیر کاٹنے کے عمل کو ایک خاص طریقہ سے مفصل بیان کیا ھے -

طیسالوس نے زخموں کے علاج کی مختلف ترکیبیں تفصیل کے ساتھ بیان کی ھیں - دیقوریدوس نے کتے کے کاٹنے اور زھریلے حیوان کے کاٹنے کے علامات اور علاج میں بہت سی معلومات حاصل کیں -

اریطیوس، پہلی صدی عیسوی میں گذرا ھے - اس نے تیلنی مکھی کے ذریعہ آبلہ پیدا کرنے کا طریقہ ایجاد کیا -

حکیم ارکیجھنس اور روفس نے ضغط (دباؤ) اور ربط (بندش) کے ذریعہ خون بند کرنے کی ترکیب ایجاد کی - رگوں کے گرد گول بندش کی ترکیب ارکیجھنس کی ایجاد ھے -

سرنوس نے ھڈی کے ترٹنے خصوصاً صلب کے توٹنے کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ھے امراض نسواں پر ایک بہت بڑی مستقل کتاب لکھی - اور آلہ منظارالفرج (Speculum) ایجاد کیا -

ھیلی دوروس نے اعضاء کو بتر شرائحی (Flate Impotation) (یعنی عضوہ کے کاٹنے کا وہ طریقہ جسمیں گوشت کی جھالر چھوڑ دیجاتی ھے) - کی ترکیب سے کاٹنے کا طریقہ ایجاد کیا -

رگوں سے خون روکنے کیلئے شریان کو مروڑ نے کا طریقہ ایجاد کیا - فتق صفن (Scrotal Hernea) کا عمل جراحی اور ضیق مجری بول (Structure of the Urethara) میں مجری البول کو اندر سے کاٹنے کا طریقہ ایجاد کیا -

جالینوس ۱۳۱ع میں پیدا ہوا - اور ۲۰۰ع میں وفات پائی - جالینوس کی تصانیف میں جراحی کے متعلق بقراط سے زیادہ معلومات نہیں پائی جاتیں (۱)

البتہ صرف دو کارنامے اس کے مخصوص کہے جاسکتے ہیں -

(۱) نخرالقص - (سینے کی ہڈی کا بوسیدہ ہوجانا) کا علاج ہڈی کے کچھ حصہ کو کاٹ کر کنپٹی کی کٹی ہوئی شریان میں گرہ لگاکر باندہ دینا - البتہ فن تشریح اور منافع الاعضاء میں بہت کچھ اضافے کئے تھے - اسی نے سب سے پہلے دریافت کیا - کہ جو شرائین قلب سے اگتی ہیں - اور جن کے اندر صرف روح خیال کی جاتی تھی - وہ حقیقت میں خون سے بھری ہوئی ہیں - اور تمام بدن کو خون پہونچاتی ہیں -

ایسی لوس تیسری صدی عیسوی میں پیدا ہوا ہے - اس نے انورسماء (Enurisma) کے عمل جراحت کے لئے یہ طریقہ رائج کیا - کہ شریان ماؤف کو کیسہ انورسماء سے اوپر اور نیچے گرہ لگاکر باندہ دیا جائے - اور کیسہ انورسماء کو کاٹ کر خارج کر دیاجائے- سکڑے ہوئے اعضاء کو بذریعہ عمل قطع اوتار کے درست کرتا - اور گردن کے متورم غدد کاٹ کر خارج کرتا تھا - رگوں کو کاٹنے سے پہلے گرہ لگانے کی ترکیب اسی نے ایجاد کی -

بازن طینی جراحی

---

(۱) دی اوریجن اینڈ گروتھ آف دی ہیلنگ آرٹ -

مشہور جراح پولوس ۶۵۰ء میں گذرا ہے - اس نے سات کتابیں لکھی ہیں - چوتھی کتاب میں زیادہ تر امراض جراحیہ کا بیان ہے - اور چھٹی کتاب میں صرف عملیات جراحیہ کا تذکرہ ہے - علامہ ایڈمس (Admas) فرانسیسی نے پولوس (Poloos) کی اس کتاب کی شرح و تفسیر نہایت قابلیت سے لکھی ہے پولوس نے بعض اصول و عملیات جراحیہ خود بھی ایجاد کئے ہیں - امتلاء دموی کے علاج کے لئے وہ بجائے استفراغ عمومی کے استفراغ مقامی کو ترجیح دیتا تھا -

پتھری نکالنے کے لئے بیچ میں شگاف دینے کی بجائے کنارے پر شگاف دینے کو بہتر خیال کرتا تھا - بیرونی شگاف کو زیادہ سے زیادہ اور اندرونی شگاف کو محدود رکھنا ضروری سمجھتا تھا - پستان کے سرطان کے لئے عمل بترلیفی پستان کو بالکل کاٹ کر نکال دینا مناسب خیال کرتا تھا -

عربی و اسلامی جراحی

محمد صلعم کی نبوت سے پہلے حارث بن کلدہ نے جو طائف کا رہنے والا تھا - فارس جاکر فن طب حاصل کیا - اور وہاں سے واپس آکر قوم کی زبان سے طبیب العرب کا خطاب حاصل کیا - طبابت کے سلسلے سے نوشیرواں کے دربار میں اسکو رسائی حاصل ہوئی - اور اس نے عربوں میں فن طب سکھانے کا سلسلہ جاری کیا - اسکا بیٹا نصر بن حارث اس سے زیادہ نامور ہوا سعد بن ابی وقاص ایک مرتبہ بیمار ہوئے - تو رسول اللہ صلعم نے حارث بن کلدہ سے علاج کرانے کا مشورہ دیا - ان دونوں باپ بیٹوں کی بدولت عرب میں بہت سے حکیم و جراح (۱)

انسائیکلو پیڈیا - دی اوریجن اینڈ گروتھ -

(۱) اخبار الحکماء قفطی صفحہ ۱۱۱ــ۱۱۲

(Physician & Surgen) پیدا ہو گئے - چنانچہ حضرت عمر نے جب ملک فارس پر لشکر کشی کی تو فوج کے ساتھ بہت سے طبیب اور جراح بھی بھیجے (۱)

امیر معاویہ نے جب عرب چھوڑ کر دمشق کو پایہ تخت بنایا تو اپنے دربار کا طبیب و جراح ایک عیسائی طبیب ابن آثال کو بنایا (۲)

حکومت بنی امیہ کے تیسرے تاجدار ولید بن عبدالملک کے زمانہ تک جراح اور طبیب اپنے اپنے گھروں پر علاج کرتے تھے - ولید بن عبدالملک پہلا تاجدار ہے جس نے مہمان خانے - شفاخانے اندھوں اور مفلوجوں کے واسطے وظیفے اور خدام مقرر کئے - جذامیوں کیلئے روزینے مقرر کئے اور انکا گھر سے نکلنا ممنوع قرار دیا - شفاخانے کی عمارت ۸۸ھ میں تیار ہوئی - اور ماسرجویہ یہودی اس شفاخانے کا افسر اعلیٰ اور دوسرے طبیب اور جراح مقرر کئے گئے (۳)

حکومت عباسیہ کے آغاز میں جندیسا پور میں شفاخانہ قائم ہوا - جسکا مہتمم جارجس تھا - اس شفاخانہ کا دوسرا حکیم سابور بن سہل تھا - اور اس شفاخانہ کا سرجن ماسویہ تھا - جو تیس برس تک دواسازی اور مرہم پٹی کا کام کرتا رہا - سابور بن سہل نے ایک قرابادین تیار کی تھی - جو سترہ بابوں پر مشتمل تھی - اور کئی سو برس تک تمام شفاخانوں میں رائج رہی (۴)

خلیفہ مقتدر نے ۳۰۶ میں جو شفاخانہ دجلہ کے کنارے تعمیر کیا تھا - اس میں بھی طبیب اور جراح علیحدہ علیحدہ متعین کئے تھے (۵)

---

(۱) اسلامی حکومتیں اور شفاخانہ علامہ شبلی صفحہ ۶ (۲) صفحہ ۶ (۳) صفحہ ۷ مقریزی دوم صفحہ ۴۰۵ (۴) طبقات الاطباء جلد اول صفحہ ۱۶۱ (۵) صفحہ ۲۲۱—۲۲۲

بغداد میں خلیفہ عضدالدولہ نے ۳۶۸ھجری میں ایک میڈیکل یونیورسٹی قائم کی - خوبی عمارت اور کثرت آلات کے متعلق مورخین خصوصاً علامہ ابن خلکان کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا شفاخانہ تعمیر نہیں ہوا - اس شفاخانے میں علاج کے نئے دور دور سے طبیب بلاکر مقرر کئے گئے تھے - جنکی تعداد پچاس تھی - شفاخانہ کے سرجن ابوالخیر اور ابوالحسن نفاح بہت زیادہ مشہور تھے - پٹی باندھنے والونکا افسر اور ہڈی بٹھانے والا ابوالصلت تھا - جو اس فن میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا -

کحال یعنی Eye Specialist میں سے ابو النصر بن الرجای تھا (۱)

سلطان صلاح الدین نے ۵۷۷ھ میں ایک شفاخانہ قائم کیا-اس میں آئی اسپیشلسٹ یعنی کحالی کی خدمت قاضی نفیس الدین کے سپرد تھی (۲)

کحالین یعنی آئی اسپیشلسٹ جبرئیل کحال (جو مامون رشید کی آنکھوں کا ڈاکٹر) تھا (۳) علی بن عیسیٰ پانچویں صدی عیسوی میں مشہور کحال (آئی اسپیشلسٹ) گذرا ہے - اسکی کتاب "تذکرۃ الکحالین" اس فن کی بڑی کتابوں میں سے سمجھی جاتی ہے اس کتاب مین تین مقالے ہیں (۴)

ابوعلی الحسن ابن ہیثم دسویں صدی عیسوی میں اسکا نام سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے- اس کے کارناموں سے اس وقت تک یورپ متحیر ہے- اس نے علم المناظر ومرایا (Optics) کے متعلق ایسے ایجادات کئے کہ اجتک غلط ثابت نہ ہوسکے-اور ساری جدید عمارتیں اسی پر کھڑی ہیں - اس نے آنکھوں کے معتلق اقلیدس اور بطلیموس کے اس نظریہ کو کہ آنکھوں سےدیکھنے کی شعاعیں نکل کو

---

(۱) اسلامی شفاخانے صفحہ ۱۲—۱۳ (۲) اسلامی شفاخانے صفحہ ۲۱
(۳) طبقات الاطباء صفحہ ۱۷۱ (۴) طبقات الاطباء صفحہ ۲۴۷

دکھائی دینے والی چیزوں پر پڑتی ہیں - باطل کیا ہے - اس نے آنکھ میں انعکاسی شعاع کی وجہ سے الٹی تصویر چھپنے کا نظریہ ایجاد کیا ہے - جو آجتک مقبول ہے - اس نے رنگ - روشنی - انعکاس کے مختلف زاویوں (Angles) کا تجربہ کیا ہے - محدب ومقعر - استوانہ اور مخروطی شیشوں کے ذریعہ آنکھوں کے دیکھنے کا صحیح نقطہ معلوم کرنے پر مختلف تجربات کئے ہیں - عینک کا اصول اور فوٹو کے کیمرہ کا اصول اسی نے ایجاد کیا - اس نے آنکھوں کے علاج پر ایک کتاب بھی لکھی تھی -

۱۲۸۵ع میں قاہرہ کے جج شہاب الدین نے اپنی کتاب میں علم المناظر کے متعلق پچاس مسئلوں پر بحث کی ہے -

۱۳۲۰ع میں کمال الدین ایرانی نے ابن الہیشم کے نظریات کو ترقی دی - سورج کی شعاعوں کا بارش کے قطرات کا مختلف طریقوں پر مشاہدہ کیا - ابتدائی اور ثانوی دھنک کی اصلیت معلوم کی (۱)

شریف کحال اُن کا نام سید برہان الدین ابو الفضل سلیمان (سلطان صلاح الدین کا کحال) تھا - (۲)

طبیبہ زینب دوسرے اعمال جراحیہ کے علاوہ آنکھوں کے علاج میں خصوصیت رکھتی تھی - آنکھوں کے علاج اور سرجری میں تمام عرب میں مشہور تھی (۳) -

چوتھی صدی ہجری میں علی بن العباس المجوسی (ابوماہر موسی بن سیار مجوسی کا شاگرد تھا) نے ''کتاب ملکی'' ملک عضدالدولہ کے واسطے تصنیف کی جسکا مشہور (۴) نام کتاب ''کامل الصناعہ ہے اس کتاب میں بیس مقالے ہیں - یہ کتاب سب سے پہلے مطبع کبریٰ عامرۃ مصر میں ۱۲۹۴ھ میں چھپی - پھر اسکا اردو میں

---

(۱) دی لیگسی آف اسلام صفحہ ۳۳۴ (۲) طبقات الاطباء صفحہ ۱۸۲
(۳) طبقات صفحہ ۱۲۳ (۴) طبقات صفحہ ۲۳۶

ترجمہ حکیم غلام حسین کنتوری نے منشی نول کشور کی فرمائش سے کیا - اور ۱۸۸۹ء میں مطبع منشی نول کشور نے چھاپا - پھر اصل کتاب کے دو مقالے ابو الحسنات خواجہ قطب الدین صاحب نے ۱۹۰۶ء میں اپنے مطبع نامی میں شیخ الہند حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب مرحوم بانی تکمیل الطب کالج کی فرمائش سے چھاپے - اس میں سے دوسرا مقالہ تشریح میں اور نواں مقالہ سرجری میں ھے ہم اس کتاب کے نویں مقالہ کی کسیقدر تفصیل بیان کرتے ھیں - یہ نواں مقالہ ایک سودس بابوں پر مشتمل ھے -

۱ تقسیم عمل بالید ۲ علم و شرائط فصد ۳ جن رگوں کی فصد کھولی جاتی ھے - ان کی تعداد اور منافع ۴ بتر شریان ۵ ورم انورسما کا نشتر ۶ پس گوش شریان کا قطع ۷ کنپٹی کی شریان کا سل ۸ گوشت میں نشتر زدنی خصوصاً پچھنوں کا بیان ۹ پھوڑوں کے نشتر کا طریقہ ۱۰ گلٹیوں اور گرھوں کے نشتر کا طریقہ (۱۱) کنٹھہ مالا کے نشتر کا طریقہ (۱۲) سرطان (Cancer) کے نشتر کا طریقہ ۱۳ مسے-تل-نیلے کے نشتر کا طریقہ - ۱۴ خراب پھوڑوں کے نشتر کا طریقہ ۱۵ سیدھا اور تیڑھا تیر نکالنے کا طریقہ ۱۶ ان نشتروں کا بیان جن میں چیرنے کے علاوہ ٹانکوں کی ضرورت پڑتی ھے-آغاز کلام سر میں جمع شدہ پانی نشتر سے کیا جائیگا ۱۷ کثرت انصباب نزلہ حار بوئے چشم وسیلان اشک و احساس روش حورو پیشانی کا نشتر ۱۸ پیشانی کا آڑا نشتر ۱۹ پریال کا نشتر ۲۰ گزند خرگوش کا نشتر ۲۱ شرناق (پپوٹے میں چربی کے لوتھڑے) کا نشتر ۲۲ چپکی ھوئی پلکوں کا نشتر ۲۳ پردے کا نشتر ۲۴ کوئے کے غدے اور پلکوں کی جڑوں کی گلٹی اور مسے کا نشتر ۲۵ ناخونہ کا نشتر ۲۶ پوای کا نشتر ۲۷ پس قرینہ

کامل الصناعہ مطبوعہ مصر - ترجمہ کامل الصناعہ مطبوعہ نولکشور لکھنئو - مقالہ ثانیہ و مقالہ تاسعہ کامل الصناعہ مطبوعہ نامی پریس لکھنئو - رھبر سرجری ترجمہ مقالہ تاسعہ حکیم عبدالحلیم لکھنوی -

پیپ جمع ہوجانیکا نشتر ۲۸ آنکھ بنا نے کا طریقہ ۲۹ چہرے کے توٹنے کا نشتر ۳۰ کان میں سوراخ کرنیکا طریقہ ۳۱ کان کے اندر گری ہوئی چیز نکالنے کا طریقہ ۳۲ ناک کے بد گوشت کا نشتر ۳۳ مسوڑوں کے پھوڑے اور بد گوشت کا نشتر ۳۴ دانت اکھیڑنے کا طریقہ ۳۵ زبان کی گرہ بندی کا نشتر ۳۶ ورم لوز تین (Tonsils) کا نشتر ۳۷ کوے کے ورم کا نشتر ۳۸ نرخرے کے ورم کا نشتر ۳۹ انگلی کے کاٹنے کا طریقہ ۴۰ چربیلی پستان کاٹنے کا طریقہ ۴۱ استسقاء یا جلندھر (Oedema) کا نشتر ۴۲ ناف کے ابھار کا نشتر ۴۳ پیٹ پھٹ کر آنت باھر نکل آنے کا نشتر ۴۴ پیشاب کا چھید اپنی جگہ نہ ہونے کا نشتر ۴۵ قاساطیر (سلائی) سے پیشاب نکالنے کا طریقہ ۴۶ مثانہ کی پتھری کا نشتر ۴۷ قیل الماء نزول آب کا نشتر ۴۸ فوطوں کے بدگوشت کا نشتر ۴۹ قروالدالیہ کا نشتر ۵۰ آنت اترنے کا نشتر ۵۱ چڈے میں آنت پھنس جانے کا نشتر ۵۲ فوطوں کی جلد کے ڈھیلا ہوجانے کا نشتر ۵۳ ہیجڑا بنانے کا طریقہ ۵۴ مخنث کا نشتر ۵۵ شرمگاہ کے مسوں-دانوں اور بواسیر کا نشتر ۵۶ رحم کی منہ بندی کا نشتر ۵۷ رحمی پھوڑوں کا نشتر ۵۸ مردہ بچہ نکالنے کا طریقہ ۵۹ آنول نکالنے کا طریقہ ۶۰ نواسیر (بھگندر) کا نشتر ۶۱ خونی بواسیر کا نشتر ۶۲ مبرز کے سوکھ جانے یا پھٹ جانے کا نشتر ۶۳ راہ مبرز غائب ہوجانیکا نشتر ۶۴ عرق مدنی یعنی رشتہ مدنی اور رگوں کے پھول جانے کا نشتر ۶۵ سڑھے ہوئے ھاتھ پاؤں کاٹنے کا طریقہ ۶۶ ظفرۃالاظفار (چٹکیلے ناخون) کا نشتر ۶۷ ناخون چور چور ھوجانے کا نشتر ۶۸ داغنے کے طریقے-ترکیبیں اور قسمیں ۶۹ پرانے آشوب چشم جذام (Leprosy) اور سانس کی تنگی میں داغنے کا طریقہ ۷۰ کنپٹی کی شریان داغنے کا طریقہ ۷۱ پلک داغنے کا طریقہ ۷۲ کوئے کے ناصور داغنے کا طریقہ ۷۳ اکھڑا ھوا بازو داغنے کا طریقہ ۷۴ پسلی چلتے چلتے پیپ پڑجانے کی صورت میں داغنے کا طریقہ ۷۵ جگر داغنے کا طریقہ

رھبر سرجری ترجمہ مقالہ تاسعہ کامل الصناعہ -

۷۶ تلی (طحال) داغنے کا طریقہ ۷۷ معدہ داغنے کا طریقہ ۷۸ استسقاء یا جلندھر (Oedema) داغنے کا طریقہ ۷۹ نزول آب داغنے کا طریقہ ۸۰ آنت اُترآنے میں داغنے کا طریقہ ۸۱ عرق النساء داغنے کا طریقہ ۸۲ ھڈی توتنے اور اکھڑنے کا بیان ۸۳ کسر مرکب جوڑنے کا طریقہ ۸۴ سر کی ھڈی توت جانے کا طریقہ اور علاج ۸۵ سر کی کرم سوجن کا طریقہ علاج ۸۶ ناک توتنے کا علاج ۸۷ زیرین جبڑہ توت جانے کا طریقہ علاج ۸۸ شکستہ ھنسلی جوڑنے کا طریقہ ۸۹ توتا ھوا شانہ جوڑنے کا طریقہ ۹۰ شکستگی سینہ ۹۱ پسلیوں کی شکستگی ۹۲ کولھے اور پیڑو کی ھڈی جوڑنے کا طریقہ ۹۳ شکستہ بازو جوڑنے کا طریقہ ۹۴ توتا ھاتہ جوڑنے کا طریقہ ۹۵ انگلیوں اور ھاتہ کے کنارے کی ھڈیوں کے جوڑنے کا طریقہ ۹۶ ران کی ھڈی جوڑنے کا طریقہ ۹۷ چپنی کی ھڈی جوڑنے کا طریقہ ۹۸ پنڈلی کی ھڈی جوڑنے کا طریقہ ۹۹ پیر کی ھڈیاں جوڑنے کے طریقے ۱۰۰ ھڈی اکھڑنے کا بیان ۱۰۱ ھنسلی اور شانے کا اکھڑ جانا ۱۰۵ اکھڑنے شانے کا بتھانا ۱۰۳ کہنی بتھانا ۱۰۴ انگلیوں اور کلائی کا بتھانا ۱۰۶ ریڑہ کے مہرے بتھانا ۱۰۲ کولھا بتھانا ۱۰۷ پیر کی انگلیاں اور تخنہ بتھانا ۱۰۸ خلع مرکب جسمیں زخم پڑگیا ھو اسکا طریقہ علاج ۱۰۹ خلع مرکب جسمیں زخم کے علاوہ ھڈی بھی توت گئی ھو اسکا طریقہ علاج -

۶۳۰ھ میں امین آلدولہ ابوالفوح ابن موفق الدین یعقوب ابن اسحق بن القف پیدا ھوا۔اور دمشق میں طبی خدمات انجام دیتا رھا۔۔اس نے طب میں چند کتابیں تصنیف کیں۔ان میں سے ایک کتاب ,,العمدۃ فی الجراحتہ،، (۱) تصنیف کی۔۱۳۵۶ء میں یہ کتاب حیدرآباد دکن میں چھپ کر شائع ھوئی - اس کتاب میں بیس مقالے ھیں - (۱) پھلا مقالہ زخم کی تعریف اور اخلاط کے بیان میں (۲) اعضاء کے امزجہ اور اعضاء بسیطہ کی تشریح کے بیان میں (۳) اعضاء مرکبہ کی تشریح میں (۴) اقسام مرض

طبقات الاطباء صفحہ ۲۷۳ جلد دوم - فہرست العمدۃ فی الجراحتہ -

کی شناخت ورم کی تعریف - اس کے پیدا ہونے کی کیفیت اور چاروں زمانوں کی شناخت اور ہر قسم کے مواد کے علامات (۵) اورام دموی اور اس کے علامات کے بیان میں (۶) اورام بلغمی اور ہر ایک کے علامات کے بیان میں (۷) اورام صفراوی اور ان کے علامات کے بیان میں (۸) اورام سوداوی اور ان کے علامات میں (۹) ان اورام اور ان کے علامات کے بیان میں جو ایک سے زائد مواد سے پیدا ہوتے ہیں - (۱۰) ان قوانین کے بیان میں جن کے جاننے کی علاج میں ضرورت پڑتی ہے (۱۱) ان ادویہ مفردہ کے بیان میں جن کی جراحوں کو اپنے علاج میں ضرورت پڑتی ہے (۱۲) خون سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں (۱۳) بلغمی بیماریوں کے بیان میں (۱۴) صفراوی بیماریوں کے علاج میں (۱۵) سوداوی بیماریوں کے علاج میں (۱۶) ان بیماریوں کے علاج میں جو ایک سے زائد مواد سے پیدا ہوتی ہیں (۱۷) ان بیماریوں کے علاج میں جو جراحت کسر اور خلع وغیرہ سے پیدا ہوتی ہیں (۱۸) داغنے کے بیان میں (۱۹) قروح اور پھوڑوں کے علاج میں نیز اسمیں نشتر دینے اور ختنہ کرنے اور خصی کرنے کے بیان میں - (۲۰) قرابادین میں -

انیسویں مقالہ میں چونتیس فصلیں ہیں - اور ہر ایک فصل میں الگ الگ اعمال جراحیہ یعنی سرجری بیان کی گئی ہے -

(۱) ان زخموں کے بیان میں جو کسی سبب کے ساتھ مرکب ہوں -
(۲) ان زخموں کے بیان میں جو کسی مرض کے ساتھ مرکب ہوں -
(۳) ان زخموں کے بیان میں جو کسی غرض کے ساتھ مرکب ہوں -
(۴) نواسیر کے علاج میں (۵) پھوڑوں کے علاج میں (۶) اس پانی کے علاج میں جو بچوں کے سر میں جمع ہوجاتا ہے (۷) اس مرض کے علاج میں جسمیں پیشانی پر چینوٹیاں سی رینگتی ہیں (۸) کان میں گری ہوئی چیز کے نکالنے کے بیان میں (۹) بند کان میں سوراخ بنانے کے بیان میں (۱۰) ناک میں گوشت اُگ آنے

کے بیان میں (۱۱) ھونٹوں کی گرہ یا گلٹی نکالنے کے بیان میں
(۱۲) مسوڑے کے زائد گوشت کے علاج میں (۱۳) دانتوں کو چھیلنے
اور اکھیڑنے کے بیان میں (۱۴) زبان کے نیچے کا تار یا بندھن کاٹنے
اور زبان کے نیچے میڈکی نکالنے کے بیان میں (۱۵) گلٹیوں اور
کوے میں ورم کے علاج میں (۱۶) نرخرے میں شگاف دیکر خناق
کے علاج میں (۱۷) حلق سے بھگی ہوئی ھڈی اور کانٹا نکالنے کے
بیان میں (۱۸) مردوں کی ان چھاتیوں کے علاج میں جو عورتوں
کے مشابہ ہوجاتی ھیں - اور ابھری ہوئی ناف کے علاج میں
(۱۹) استسقاء (جلندھر) کا پانی نکالنے کے بیان میں (۲۰) ان بچوں
کے علاج میں جن میں پیشاب اور پائخانہ کا سوراخ نہ ھو (۲۱)
ختنہ اور خصی کرنے کے بیان میں (۲۲) مثانہ سے پیشاب نکالنے
اور مثانہ کو دھونے کے بیان میں (۲۳) پتھری نکالنے کے بیان میں
(۲۴) فوطوں کے بڑھجانے کے بیان اور اس کے تمام اقسام کے علاج میں
(۲۵) خصیٔے کی تھیلی کھال اور لمبے نکولے کے علاج میں (۲۶) ھیجڑے کے
علاج میں (۲۷) اس فرج کے علاج جسمیں سوراخ نہ ھو یا تنگ
ھو (۲۸) مردہ بچہ کو نکالنے کے بیان میں (۲۹) مشیمہ (برقعہ)
کے نکالنے کے بیان میں (۳۰) زائد انگلی کے کاٹنے اور جڑی ہوئی انگلیوں
کے الگ کرنے کے بیان میں (۳۱) ناخون میں سفید دھبے پڑجانے کے
علاج میں (۳۲) اس کیڑے کے علاج میں جو بدن کی کھال اور
گوشت کے درمیان پیدا ھوجاتا ھے (۳۳) اس نفخہ کے علاج میں
جو پارہ کے مانند ایک عضوء سے دوسرے عضوء میں سیر کرتا پھرتا ھے

اٹھارویں مقالہ کی تفصیل حسب ذیل ھے - اس کتاب کے
سترویں مقالے میں جراحت کسر اور خلع کے علاج کا بیان ھے - اسمیں
انتالیس فصلیں ھیں (۱) جراحت کے علاج میں (۲) صدمہ اور سکتہ
کے علاج میں (۳) آگ سے جلنے - کوڑے کی چوٹ - گھوڑے کی سواری
سے زخم کے علاج میں (۴) دیوانے کتے کے کاٹنے کے علاج میں (۵) انسان
اور صحیح کتے بندر اور بھیڑئے کے کاٹنے کے علاج میں (۶) شیر اور چیتے
کے کاٹنے کے علاج میں (۷) سانپ کے کاٹنے کے علاج میں (۸) بچھو کے

فصل (۱) داغنے کے اصول اور کھوپڑی کے بیان میں (۲) چہرے کے داغنے کے بیان میں (۳) منہ اور گردن کے داغنے کے بیان میں (۴) سینہ اور پیٹ داغنے کے بیان میں (۵) بدن کے دوسرے مقامات داغنے کے بیان میں -

فاضل ابن القف نے اپنی کتاب میں جہاں جراحت کا بیان دیا ہے - وہاں ایسے باریک اصول اور نازک جرا حیات بیان کی ہیں کہ ان کے دیکھنے سے قدیم سرجری کی عظمت اور وقعت کا دلوں پر سکہ بیٹھ جاتا ہے - مثلاً اس نے کھوپڑی اور گردن کے زخموں کا بیان کرتے ہوئے دماغ اور نخاع کی جراحت کے خصوصی علامات اور اسکا علاج - پھیپھڑے کی جراحت کا تفصیلی بیان اور اسکی تدابیر - پیٹ کے احشاء یعنی معدہ-جگر-طحال-گردے اور آنتوں کے زخموں کا بیان اور انکا عمل جراحت-پیٹ سے باھر نکلی ہوئی آنتوں کو واپس پیٹ میں لیجانے کی تدبیر-نہایت تفصیل کیساتھ بیان کی ھے (۱)

ھارون ایک عربی حکیم نے سب سے پہلے مرض چیچک کو بیان کیا ھے - اور سرجری میں اسکی کتاب ""الکافی"" بہت اھمیت رکھتی ھے (۲)

چوتھی صدی ھجری میں یعنی ۸۵۰ع میں تقریباً ابوبکر محمد ابن ذکریا رازی نے جو خلیفہ مکتفی کے زمانہ میں ""رے"" کے شفاخانہ کا افسر اعلیٰ تھا - ایک سو سے زائد تصنیفات کیں علم طب میں اسکی کتاب حاوی کبیر نہایت عمدہ اور جامع کتاب ھے - اس کتاب میں رازی نے ""چرکا"" اور ""ششرت"" دونوں کتابوں کا بھی ذکر کیا ھے - اور بعض مقامات پر ان دونوں کتابوں کی عبارتیں بھی نقل کی ھیں - رازی پہلا شخص ھے - جس نے چیچک اور خسرہ کے درمیان فرق اور تشخیصی علامات متعین کئے تمام اعمال جراحیہ میں سے ذکریا رازی کا نزول الماء

(۱) العمدۃ فی الجراحت جلد دوم صفحہ ۹۸-۱۰۷

(Cataract) کا آپریشن تمام عرب میں مشہور تھا -

خود رازی کا بیان ہے کہ وزیر احمد ابن اسمعیل کو ایسا شدید خناق ہوا - کہ سانس لینا بھی دشوار ہوگیا وہ پھوڑا بن گیا تھا - میں نے آلہ میل نہان سے چاک کرکے خون اور پیپ نکالدیا - جس سے مریض اچھا ہوگیا - اور سانس آنے لگا - یہ میرے اعمال عجیبہ میں سے تھا - جس نے مجھکو خراسان میں مشہور کردیا (۱)

رازی کے بعد ۹۸۰ء میں شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا بخارا میں پیدا ہوا - اس نے اپنی کتاب قانون میں اعمال جراحیہ کا تذکرہ کیا ہے - لیکن وہ زیادہ مکمل نہیں - کیونکہ شیخ خود سرجن نہیں تھا (۲)

مغرب یعنی اندلس میں دوسری صدی ھجری تک کوئی نمایاں سرجن نہیں ملتا ہے - ۴۵۸ھ میں ابوالحکم نے سرجری میں کمال حاصل کیا تھا (۳) خاندان زہر کے مشہور طبیب حفید ابوبکربن زہر کی بہن اور بھانجی عورتوں کے علاج میں خصوصیت رکھتی تھیں (۴) خالد بن ولید عیسائی - ابن ملوکہ عیسائی سرجری میں کمال رکھتے تھے (۵) مسلمانوں میں یحییٰ اسحق جراحی میں کامل تھا (۶)

۹۱۲ء سے ۹۶۱ء تک خلیفہ اعظم عبدالرحمن ثالث کے عہد میں سرجری کو ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ گذشتہ صدیوں میں عہد جالینوس کے علاوہ کسی عہد میں نظر نہیں آتی -

گیارھویں صدی عیسوی میں اُندلس کی سر زمین سے ابوالقاسم زہراوی پیدا ہوا - صاحب طبقات الاطباء نے اسکا نام خلف بن عباس الزہراوی لکھا ہے - اور اسکی تصانیف میں سے دو

---

(۱) عیون الاطباء صفحہ ۴۶ جلد دوم (۲) آؤٹ لائن آف اسلامک کلچر صفحہ ۱۸۸ طبقات الاطباء صفحہ ۴۲ جلد دوم (۳) کتاب القانون (۴) طبقات الاطباء جلد دوم صفحہ ۴۶ (۵) صفحہ ۷۰ (۶) صفحہ ۴۱

کتابیں بتائی ھں -

(۱) پہلی کتاب الکبیرجوزھراوی کے نام سے مشہور ھے -

(۲) دوسری کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف

ابو القاسم زھراوی سرجری میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا - اسکی سب سے بڑی اور اھم تصنیف ""کتاب التصریف"" ھے - اس کتاب کا دوسرا حصہ جو زھراوی کے نام سے مشہور ھے - اعمال جراحیہ پر مشتمل ھے - اور تقریباً اکیاسی امراض جراحیہ کے متعلق تفصیل اعمال جراحیہ بیان کئے گئے ھیں - اور ۲۸۰ آلات جراحیہ کا تذکرہ اسمیں موجود ھے - اس کتاب کی ستانوے فصلیں ھیں - اور ھر فصل میں ایک مستقل عمل جراحی کا بیان دیا ھوا ھے -

اس کتاب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ھوا ھے - ۱۵۱۹ء میں ھنر بان لاطینی مکمل کتاب کا ترجمہ ھوا - پھر ۱۷۷۸ء میں آکسفورڈ کی جانب سے صرف اس کے دوسرے حصہ کا جو سرجری پر مشتمل ھے - ایرانی اور لاطینی زبانوں میں ترجمہ ھوا (۱)

ھندوستان میں سب سے پہلے عربی قلمی نسخے کا دوسرا حصہ ۱۹۰۸ء میں ابو الحسنات خواجہ قطب الدین احمد صاحب نے اپنے مطبع نامی میں بفرمائش شیخ الھند حاجی محمد عبدالعزیز صاحب لکھنوی بانی تکمیل الطب کالج نے طلباء تکمیل الطب کالج کے واسطے طبع کرایا -

ابو القاسم فن جراحی کا مجتھد تھا - جس نے دوسروں کے بعض عملیات جراحیہ پر تنقید کرکے اسکی اصلاح کی ھے - اور اپنی جراحی ایجادات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا ھے - اسوجہ سے معلوم ھوتا ھے - کہ یہ کتاب کسی یونانی زبان کی نقل یا ترجمہ نہیں ھے - اس کتاب کے دوسرے حصہ میں تین باب ھیں -

---

(۲) التماس از شیخ الھند حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب بانی تکمیل الطب مطبوعہ نامی پریس صفحہ ۶ جون ۱۹۰۲ء

(۱) پہلے باب میں مختلف امراض مختلف اعضاء کے طریقے بیان کئے ہیں - اور اس باب میں چھپن فصلیں ہیں - ہر ایک فصل میں کسی ایک مرض کے داغنے کا طریقہ بیان کیا ہے -

(۲) دوسرے باب میں اعمال جراحیہ بیان کئے ہیں - اور اس باب میں چھیانوے فصلیں ہیں - ہر ایک فصل میں ایک مستقل عمل جراحی بیان کیا ہے -

(۳) تیسرے باب میں - ہڈیوں کے جوڑنے اور بٹھانے کا تفصیلی تذکرہ ہے - اس باب میں پینتیس فصلیں ہیں - اور ہر ایک فصل میں خاص خاص ہڈیوں کے توٹنے اور جوڑنے کا بیان ہے - اس کتاب میں فن جراحی کے ایسے باریک نکات اور نازک اعمال جراحیہ بیان کئے گئے ہیں - جو آجکل کی سرجری میں بعینہ لعینہٖ برتے جاتے ہیں اس کتاب میں آنکھ کے متعلق بہت سے اعمال جراحیہ بیان کئے گئے ہیں - جنمیں سے نزول الماء (Catract) کے متعلق تین طریقے لکھے گئے ہیں -

دانت بنانے کے متعلق مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں - ان میں سے ایک طریقہ میں دانت جبڑے کی ہڈی میں پیوست کئے جاتے ہیں -

استسقاءالراس یعنی سر کے اندر پانی جمع ہوجانیکا عمل جراحی میں بھی بتایا گیا ہے - مثانہ کی پتھری کے متعلق وہی عمل جراحی بتایا ہے جو موجودہ زمانہ میں برتا جاتا ہے - کنثہ مالا (گردن کا کنثہ مالا) کا آپریشن (عمل جراحی) نرخرے میں شگاف دینا - گھینگا (قیلتہ الحلقوم) کا آپریشن - پستان میں مرض سرطان کو بالکل قطع کردینا الحلیل میں سوراخ بنانا - قیلہ لحمی اور قیلہ دوالی کا آپریشن - دبیلتہ الکبد (جگر کا پھوڑا) کا آپریشن - خصیہ کی کھال کاٹ کر چھوٹا کرنا - مقعد کا سوراخ بنانا - ہڈیوں کو چھیلنا اور تراشنا - اعضاء کو قطع کرنا وغیرہ کے طریقے اس میں دئے گئے ہیں -

اس کتاب میں سترہ قسم مکواۃ (داغنے کے آلات) چار قسم کے مبجمہ (پچھنے لگانے کا آلہ) گیارہ قسم کے مجرد (ہڈی چھیلنے کا آلہ) چار قسم کے مشداخ (مردہ جنین کو قطع کرنے کا آلہ) دس قسم کے مدفعہ جنین (جس آلہ سے جنین کو پکڑ کر نکالا جاتا ہے)- مسعط (کان اور حلق میں دوا ڈالنے کا آلہ) نو قسم کے صنیارے (موچنا) چودہ قسم کے مبضع (نشتر) چند مفصد (فصد کھولنے کا نشتر) مسل (جلد چیرنے کے بعد رگیں کاٹنے کا آلہ)

۱ مکواۃ زیتونیہ - ۲ مکواۃ مسماریہ ۳ مکواۃ ذات السفورین دو پھل کا) - ۴ مکواۃ ذات الضا فید الثلاثہ (تین پھل کا آلہ) - ۵ مکواۃ قدحیہ (عرق النساء میں داغنے کا آلہ) ۶ مکواۃ مجففہ کھولدار آلہ) ۷ مکواۃ مصطع (ٹھوس آلہ) ۸ مکواۃ ہلالیہ (پہلی تاریخ کے چاند کی طرح کا آلہ) ۹ مکواۃ منشاریہ (آری Saw کی طرح دندانے دار) ۱۰ مکواۃ مثلثہ (مثلث شکل کا آلہ مکواۃ مداریہ ۱۲ مکواۃ سکینیہ ۱۳ مکواۃ نقطہ ۱۴ مکواۃ دائرہ ۱۵ مکواۃ صدغی ۱۶ مکواۃ شفتی ۱۷ مکواۃ یا فوخی -

چار قسم کے محجمہ:- ۱ محجمہ صغیرہ ۲ محجمہ متوسطہ ۳ محجمہ کبیرہ ۴ محجمہ ناریہ گیارہ قسم کے مجرد:- ۱ مجرو معطوف الطرف ۲ مجرد کبیر ۳ مجرد صغیر ۴ مجرد مجوف ۵ مجرد عایم ۶ مجرد لطیف ۷ مجرد مسیاری (سلائی کی شکل کا مجرد) ۸ مجرد مسماری (میخ کی شکل کا مجرد ۹ مجرد خشن الراس ۱۰ مجرد شعب شاخدار مجرد ۱۱ معطن العرض -

نو قسم کے صنیارہ:- ۱ صنیارہ صغیرہ ۲ صنیارہ وسیطہ ۳ صنیارہ کبیرہ ۴ اویہ صغیرہ (چھوٹا موٹا صنیارہ) ۵ لونیہ وسیطہ موٹا درمیانی صنیارہ ۶ اونیہ کبیرہ (موٹا بڑا صنیارہ) ۷ صنیارہ ثلاثی تین خار والا صنیارہ) ۸ ضیارہ ذات الشبعیشن (دوخار والا ضیارہ) ۹ ضیارہ جنین -

مبضع نشتر کی چودہ قسمیں زہراوی نے بتائی ہیں -اور ہر ایک

کا موقعہ استعمال الگ الگ بتایا ھے - جن میں سے چند قسمیں بطورنمونہ لکھی جاتی ھیں -

۱ مبضع نشل (چاقو کی مانند) اس سے پھوڑوں کے چھیچھڑے کاٹنے میں مدد ملتی ھے -

۲ مبضع عریض ریحانی (اس کا پھل چوڑا اور بڑی رگوں کو کھول نے کے کام آتا ھے -

۳ مبضع زیتونی (اس سے باریک رگیں کھولی جاتی ھیں)

۴ مبضع شوکی (اس سے استقاء کے مریضوں کے پیٹ میں نشتر دیا جاتا تھا -

۵ مبضع مرند (عمل قدح میں کام آتا ھے) -

۱ سکین (چاقو) اسکی پانچ شکلیں بیان کی ھیں:—

۲ مبطہ (نشتر) کی ایک چھوٹی قسم ھے-یہ پانچ قسم کا ھوتا ھے -

۱ وردہ (اس آلہ کا اگلا حصہ گلاب کی کلی کی طرح ھوتا ھے) -

۲ نصف وردہ (اس کا اگلا حصہ وردے کا نصف ھوتا ھے) -

۳ فاس (اس سے بعض رگوں کی فصد کھولی جاتی ھے) -

۳ مقطع (کاٹنے کا آلہ) اس کی دس شکلیں بیان کی ھیں -

۱ مقطع عدسی) اگلا حصہ گول بغیر دھار کا ھو تا ھے) -

۴ مشرط (پچھنے لگانے کا آلہ) اسکی تین قسم بتائی ھیں -

۵ اسکل فاج) (دانت وغیرہ اکھیڑ نے کا آلہ) یہ کئی قسم کا ھوتا ھے -

۶ مقلع (دانت اکھیڑ نے کا آلہ) جسکی کئی قسمیں ھیں -

۷ کلا لیب (سنسیان؛ اسکی کئی قسمیں ھیں -

(الف) کلوب کرمی (سنسی جسکے اگلے سرے میں ریتی کے مانند دانت ھوتے ھیں - ب) کلوب سہمی (جسکے دونوں پھل تیر کی مانند تیرھے اور جھکے ھوئے ھوتے ھیں (ج) (ایک قسم کی سنسی ھے) -

۸ مقدہ (موتیا بند نکالنے کا نشتر) یہ تانبے کا ہوتا ہے - اور اسکی کئی شکلیں ہوتی ہیں- ۹ منشاری (آری Saw) یہ بارہ قسم کا ہوتا ہے- ۱۰ مقراض (قینچیاں) اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں- ۱۱ مقص تطہر ختنہ کرنے کا نشتر ۱۲ ابرہ (سوئی) جس سے زخم وغیرہ سئے جاتے ہیں- ۱۳ موسی-محلق (استرا) ۱۴ قاشا طیر (خولدار سلائی) ۱۵ مبولہ (پیشاب نکالنے کا آلہ) ۱۶ محقنہ حقنہ کرے کا آلہ) اسکی کئی قسمیں ہیں- ۱۷ زراقہ مہبلی (عورتوں کی اندام نہانی کی پچکاری) ۱۸ مزرقہ (کان وغیرہ دھونے کی پچکاری) ۱۹ محقنہ مثانیہ (مثانے کی پچکاری ۲۰ مہت (ایک قسم کی سلائی جونزول الماء کے آپریشنوں میں کام آتی ہے) مہت مدور اسکا سرا گول ہوتا ہے)- مہت حاد (اسکاسرا باریک اور تیز ہوتا ہے) ۲۱ ملقط-ملقاط (موچنا) ملقط سلغی اس کے اندر استرا بھی موجود ہوتا ہے جو فیضہ دبانے سے ختنہ کی کھال کو کاٹ دیتا ہے) ۲۲ میرد (ریتی) ۲۳ مثقب (سوراخ کرنے کا آلہ) جو نو قسم کا ہوتا ہے ۲۴ منقب (چھید کرنے کا آلہ) ۲۵ مسبار (سلائی جو کئی قسم کی ہوتی ہے) ۲۶ مسبار مثقوب (جسکا سرا سوراخدار ہوتا ہے ۲۷ جفت ایک قسم کا موچنا) ۲۸ انابیب (مختلف قسم کی نلکیاں) ۲۹ جفت لطیف (ایک قسم کا باریک موچنا) ۳۰ میل (سلائی) ۳۱ منقاش (بال اکھیڑ نے کا موچنا) ۳۲ لولب اندام نہانی کھولنے کا آلہ- جسکی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں) ۳۳ مقطاف انف (ناک کے سوراخ کھولنے کا آلہ) ۳۴ موخرم (اندام نہانی کھولنے آلہ) ۳۵ مدفع جنین (جنین کو پکڑ کر کھینچنے کا آلہ) ۳۶ محجاخ (زخم کے اندر بتی داخل کرنے کا آلہ) ۳۷ محراف (ٹیڑھی سلائی جس سے زخموں کی گہرائی معلوم کرتے ہیں) ۳۸ مجمر (اندام نہانی میں دھونی دینے کا آلہ) ۳۹ منجل (ناصور کاٹنے کا آلہ) ۴۰ مقشطہ (ایک قسم کا چاقو جس سے ناخون کا ٹا جاتا ہے) ۴۱ منفہ (ایک قسم کی پچکاری) ۴۲ بیرم (ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پکڑکر کھینچنے کا آلہ) ۴۳ جبار (ٹوٹی ہوئی ہڈی کے واسطے تختیاں) ۴۴ لولب کبیر (مہروں کے اکھڑ جانے میں

مریض کو اس پر لٹا کر کھینچا جاتا ھے)-

زھراوی نے قیلتہ الحلقوم (گھنگا) پر عمل جراحی کرنا مناسب نہیں خیال کیا ھے- اور قصیتہ الرہہ پر عمل جراحی شاذو نادر حالات میں جائز قرار دیا ھے سرطان میں عمل جراحت ممنوع قرار دیا ھے- بڑے پھوڑوں کے متعلق پیپ کو یکدم خارج کرنے کی بالکل ممانعت کی ھے- بلکہ تدریجاً نکالنے کیلئے کہا ھے -

کتاب زھراوی میں جن بیماریوں کے عمل جراحت کے ذریعہ علاج بتایا گیا ھے وہ مندرجہ ذیل ھیں -

۱ آنسوئوں کا آنکھ سے زیادہ مقدار میں بہنا ۲ کانوں میں کسی چیز کا گرجانا ۳ کان کے سوراخ کا بند ھونا ۴ کسی جگہ کے مسسے ۵ دماغ کی جھلیوں میں پانی کا جمع ھونا ۶ پپوتے میں سخت ابھار کا پیدا ھونا ۷ پپوتے میں چربی جمع ھوکر ورم سا پیدا ھونا ۸ پروال ۹ پپوتے کا چھوٹا ھونا ۱۰ اوپر کے پپوتے کا آنکھ سے جڑ جانا ۱۱ ناخونہ ۱۲ آنکھ کا سرخ بد گوشت ۱۳ آنکھ میں سرخ رگوں کا جال ۱۴ ناصور ۱۵ آنکھ کا باھر کو نکلنا ۱۶ آنکھ کے عنبی پردہ کا پھٹ جانا ۱۷ آنکھ کے اندرونی پردوں میں پیپ کا جمع ھونا ۱۸ موتیا بند ۱۹ ناک کے اندر مسسے ۲۰ ناک کے اورام ۲۱ ناک- کان- ھونٹ کو درست کر کے ٹانکے لگانا ۲۲ ھونٹ میں گرہ پڑ جانا ۲۳ مسوڑوں میں زائد گوشت ۲۴ دانتوں کا چھیلنا ۲۵ دانتوں کا اکھیڑنا اور انکی جگہ مصنوعی دانت لگانا ۲۶ دانتوں کو ریتنا ۲۷ ھلتے ھوئے دانتوں کو چاندی کے تار سے باندھنا ۲۸ زبان کے نیچے بندھن کو کاٹنا ۲۹ زبان کے نیچے کی گلٹی کا نکالنا ۳۰ حلق کے اورام میں شگاف ۳۱ حلق کے قوا کا کاٹنا ۳۲ لوز تین کا کاٹنا ۳۳ گلے سے کانٹا نکالنا ۳۴ سر کے پھوڑے میں شگاف ۳۵ گردن کا کنٹھ مالا نکالنا ۳۶ نرخرے کو کھولنا ۳۷ گھینگا (قیلتہ الحلقوم) کو پھاڑ نا ۳۸ تھوڑی نکالنا ۳۹ سرطان (Cancer) کو قطع کرنا ۴۰ بغل کے پھوڑوں میں شگاف ۴۱ شریان اور ورید کے اورام میں شگاف ۴۲ عصبی ابھار میں عمل جراحت ۴۳ ابھری ھوئی ناک کو درست کرنا ۴۴ استسقاء (جلندھر) کا پانی نکالنا ۴۵ ازسر نو

پیشاب کا سوراخ کرنا ۴۶ سلائی کے ذریعہ پیشاب نکالنا ۴۷ پچکاری سے مثانہ کو دھونا ۴۸ پتھری نکالنا ۴۹ فوطوں کا پانی نکالنا ۵۰ فوطوں کے زائد گوشت کو تراشنا ۵۱ فوطوں کی موٹی رگوں کا ٹھیک کرنا ۵۲ جگر کے پھوڑے میں شگاف دینا ۵۳ فتق اربی کا درست کرنا ۵۴ بڑے اور تھیلے خصیوں کا ٹھیک کرنا ۵۵ خصی کرنا ۵۶ خنثی میں عمل جراحت کرنا ۵۷ لقوے اور اندام نہانی کے زائد گوشت کو کاٹنا ۵۸ بواسیر کے مسوں کا کاٹنا ۵۹ رحم کے پھوڑے میں شگاف دینا ۶۰ مردہ جنین کو نکالنا ۶۱ مشیمہ کو نکالنا ۶۲ مقعد میں سوراخ بنانا ۶۳ بواسیر کو کھولنا ۶۴ پھٹی ہوئی مقعد کو درست کرنا ۶۵ گھٹوں کو جڑ سے نکالنا ۶۶ نملہ میں عمل جراحت ۶۷ بھوری کا عمل جراحت ۶۸ کچلے ہوئے ناخن کو درست کرنا ۶۹ زائد انگلی کا کاٹنا ۷۰ ملی ہوئی انگلیوں کو جدا کرنا ۷۱ متورم رگوں کے گچھوں کو الگ کرنا ۷۲ زخموں میں ٹانکے لگانا ۷۳ رگوں کی فصد کھولنا ۷۴ پچھنے لگانا ۷۵ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو نکالنا ۷۶ ہڈیوں کو چھیلنا ۷۷ اعضاء اور ہڈیوں کو کاٹ کر الگ کرنا ۷۸ ظاہری اور باطنی اورام کا شگاف -

بارھویں صدی عیسوی کے آخر میں ابومروان بن ابوالعلا ابن زھر مشہور سرجن گذرا ھے - یہ حکیم ابن رشد کا استاد تھا - اور خلیفہ عبدالمومن کا شاہی طبیب اور وزیر مقرر ھوا تھا - اسکی مشہور کتاب التیسر ۱۲۸۰ع لاطینی زبان میں ترجمہ کی گئی - ۱

عرب کے قدیم علم الجراحت کے متعلق ایک نیا انکشاف ۲

۱۹۱۲ع میں مسٹر ھیلٹن سیمپسن (Helton) Sampsan

---

۱ تبصرۃ علم الجراحت صفحہ ۳۷ - دی لیگیسی آف اسلام صفحہ ۳۳۹

۲ عرب میڈیسن اینڈ سرجری بائی - ایم-ڈبلو ہلٹن سیمپسن مطبوعہ آکسفورڈ ۱۹۲۲ع

انگلستان کا رھنے والا سیاح اپنی بیوی کے ساتھ افریقہ (Africa) کے شمالی حصہ کیطرف جو فرانس (France) کے راج میں واقع ھے - اس غرض سے سفر کیا - کہ وھاں کے پہاڑی علاقوں اور افریقہ کے جنگلوں (Forest of Africa) کے کنارے جو قدیم قومیں آباد ھیں - ان کے حالات معلوم کریں یہ علاقہ اورس (Aures) کے نام سے پکارا جاتا ھے - یہ مقام چاروں طرف سے پہاڑی چٹانوں کی دیواروں سے ایک محفوظ قلعہ بنا ھوا ھے - اسمیں ترقی یافتہ اور متمدن قوموں کا بہت کم گذر ھوتا ھے - یہاں کے اقوام عام طور پر دنیا کی نئی تہذیب و تمدن سے بالکل محروم تھے - اس علاقعہ میں ایک قوم ایسی بھی رھتی تھی جو مسلمان ھونیکی وجہ سے بغرض اداء فریضیہ حج عرب آتی رھتی تھی - جو مسلمان ھونیکی وجہ سے کچھہ عرب کے تمدن سے متاثر ھوئی -

ھیلئن سیمپس (Hellon Sampson) جب اورس (Aures) پہونچا تو اسکو ایک ڈاکٹر کے ذریعہ معلوم ھوا - کہ یہاں عربوں کا ایک گروہ ایسا رھتا ھے - جو سرجری خصوصاً کھوپڑی کی ھڈیوں میں سوراخ کرنے اور اسکی کاٹ پیٹ کرنے میں کمال رکھتا ھے - لیکن فرانس کے راج (Government of France) کیطرف سے انکو علاج کرنے کی قانوناً روک تھام کردی گئی ھے - اس لئے اب وہ بیچارے چھپ چھپا کر علاج کرتے ھیں - اسی اثناء میں ھیلئن (Hellon) کی دوستی ایک ایسے خانہ بدوش عرب سے ھو گئی جو ایک کامیاب جراح بھی تھا - اب اسکو یہ شوق پیدا ھوا کہ وہ اس عرب سے کسی طرح کچھہ آلات جراحی اور کچھہ جراحی دوائیں حاصل کرکے آکسفورڈ (Oxford) کے عجائب خانہ میں پیش کرے - اسی بناء پر اس نے عرب جراح کی بہت کچھہ خدمت کی اور یہ وعدہ کیا کہ وہ اس راز کو فرانسیسی افسروں پر ظاھر نہیں کریگا - جب عرب جراح کو اس کے وعدہ پر

بھروسہ ھو گیا - تو پھر اس نے اپنے گروہ کے تمام سرجنوں سے ملاقات کرادی -

مسٹر ھیلٹن سیمپسن نے اس علاقہ کا چار مرتبہ سفر کیا - پہلا سفر ۱۹۱۲ میں دوسرا ۱۹۱۳ میں تیسرا ۱۹۱۴ ع میں - اس آخری سفر میں اس پر اتنا بھروسہ ھو گیا تھا - کہ وہ تقریباً پچاس قدیم آلات جراحی اور بہت سی فن جراحت کے متعلق جڑی بوٹیاں جسکو عرب جراح استعمال کرتے تھے - اپنے ھمراہ لایا - اور ۱۹۱۹ میں رائل سوسائٹی آف میڈیسن (Royal Society of Medicines) کے سامنے پیش کیا - پھر اپنے نوٹس (Notes) مکمل کرنے کی غرض سے ۱۹۲۰ ع میں چوتھا سفر کیا - اور اس سفر میں تقریباً ایک سو آلات اور جڑی بوٹیوں کے متعلق مزید نوٹ (Notes) اور انکا نیا ذخیرہ حاصل کیا -

اس سیاح نے اپنے سفر نامہ میں ان عرب جراحوں کی سرجری کو مفصل بیان کیا ھے - لیکن ھم اس موقعہ پر ان میں سے چند بطور نمونہ نقل کرتے ھیں -

اس علاقہ کے عرب سرجن خون روکنے کے واسطے علاوہ داغنے اور رگوں کے باندھنے کے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرتے تھے -

۱ پھٹے پرانوں کپڑوں کی راکھہ ۲ پرانا اون روغن زیتون میں تر کرکے ۳ (Solanum Nigrum) کی سبز پتیوں کا سفوف ۴ اخروٹ کی تازہ پتیوں کا سفوف یا اسکی چھال کا سفوف ۵ بکری کی خشک مینگنی ۶ نم مٹی ۷ مازو کا سفوف ۸ تانبے کا سلفائٹ ۹ نکسیر (رعاف) کا خون بند کرنے کیلئے ناک میں تمبا کو کی پتیوں کا نسوار -

اوزاروں کی تطہیر کے واسطے یہ عرب سرجن آلات کو آگ پر گرم کرکے سرخ کر لیتے تھے - جس سے ان کا مقصد پاکی اور صفائی سے زیادہ جریان خون کو روکنا ھوتا تھا - بندش کے واسطے کپڑے کی

پٹیاں اور روئی کے پیڈ استعمال کئے جاتے تھے -

یہ عرب سرجن مخدرات سے واقف تھے - اور مخصوص حالتوں میں اسکو استعمال کرتے تھے - عمل تخدیر (سن کرنا) کے لئے جنگلی افیون کے پتے استعمال کرتے تھے - اور بعض سرجن اس درخت کے بیج تین ڈرام عرق گلاب میں پیس کر پلا دیتے تھے - اس کے اثر سے پندرہ مدت تک مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا تھا - ایک دوسرا سرجن چھپکلی کے پیشاب اور بیٹ کے سفید حصے سے مخدر دوا تیار کرتا تھا - اور مقامی تخدیر پیدا کر دیتا تھا - بعض سرجن سفید دھتورے کے پتوں کو تخدیر کے واسطے استعمال کرتے تہے - بعض اجوائن خراسانی استعمال کرتے تھے - لیکن اکثر و بیشتران لوگوں کو اپنی تیزدستی اور ھاتھ کی صفائی پر بھروسہ ھوتا تھا - اور بغیر کسی مخدر دواء کے عمل جراحی کو انجام دیتے تھے - الجیریا (Algeria) کے ایک ڈاکٹر نے ایک نہایت ھی تعجب خیز بات سنائی کہ ان کا دوست ایک سرجن انڈے کو اس طرح کاٹ سکتا ھے - کہ اس کے اندر کی غشاء عنکبوتی (باریک جھلی) کو ذرا بھی نقصان نہ پہونچے - ان کے ھاتھ کی صفائی کا اس سے اندازہ ھو سکتا ھے - کہ آپریشن کے دوران میں شاذونادر ھی کبھی کوئی مریض بے ھوش ھوتا تھا - اور اگر کوئی مریض بے ھوش ھو جاتا تھا - تو اس کے ھوش میں لانے کی یہ ترکیب تھی کہ چہرے پر پانی کے چھینٹے دیتے اور پیاز سنگھاتے تھے - ان میں سے ایک سرجن ایسا بھی تھا - کہ وہ پہلے مریض کی طرف دیکھتا تھا - اور ھپناٹزم (Hypnotism) کی قوت سے اسکو بےحس و حرکت کر دیتا تھا -

کھوپڑی کی ھڈی میں سوراخ کرنا - اور ھڈیوں کو کاٹ کر نکالنا ایک خطرناک آپرتشن ھے جس میں یہ عرب جراح شہرت اور کمال رکھتے تھے - ان عرب جراحوں کے اوپر بھروسہ کرتے ھوئے اس علاقہ میں سر کی ھڈی توڑ دینے کا جرمانہ دانت توڑ دینے کے برابر تھا - اور عورتیں اپنے شوھروں پر جھوتا مقدمہ بنانے اور طلاق لینے کے

واسطے اپنی سر کی ہڈی کو توڑنا پسند کرتی تھیں - یہ عرب سرجن کھوپڑی کی ہڈیوں کی کاٹ چوٹ لگنے کے برسوں بعد بھی کیا کرتے تھے - لیکن بعض عرب سرجن یہ بیان کرتے تھے - کہ چوٹ لگنے سے سات دن کے اندر یہ آپریشن ہو جانا چاہئیے - ورنہ ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے - ان عرب سرجنوں کا خیال تھا - کہ سر کی ہڈی میں سوراخ کرنے کے وقت دماغ کی جھلی (أم غليظ) کو بچانا چاہئے - کیونکہ اس جھلی کے مجروح ہونے سے اکثر موت واقع ہو جاتی ہے - یہ سرجن دماغ کی درزوں کو بھی ہاتھہ نہیں لگاتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا - کہ یہ اس شخص کی قسمت کی تحریر ہے - جسکو پروردگار عالم نے اپنے پاک ہاتھوں سے لکھا ہے -

جب کسی شخص کی سر کی ہڈی میں چوٹ آ جاتی تو اس کے کسر (fracture) کی تشخیص اس طرح کرتے تھے - کہ اگر وہ ہوش میں ہوتا - تو کچھہ غلہ کے دانے اس کے منہ میں دیکر دانتوں سے چبانے کا حکم دیتے - اگر مریض ان دانوں کو نہ توڑ سکتا تو وہ کسر کی تشخیص کر دیتے تھے - اکثر عرب جراح ایک سیدھے یا خمدار آلہ کی مدد سے کھوپڑی کی ہڈی کا ایک حصہ بالکل ہی کاٹ دیتے تھے - اس آلہ کی تصویر ہیلئن سیمپسن نے اپنی کتاب میں دی ہے - اس آلہ کی مختلف قسمیں ہوتی تھیں - جو آگ میں سرخ کر کے استعمال کیا جاتا تھا - اور یہ ایک عرب سرجن کی ایجاد ہے - ہڈی قطع کرنے سے پہلے سر کو چاروں طرف سے ایک مظبوط پٹی کے ذریعہ باندہ دیتے تھے - تاکہ خون زیادہ خارج نہ ہو - پھر سر کی کھال میں گول سرے والے چاقو سے چار شگاف دیکر جلد کا ایک چوکور حصہ الگ کر لیتے تھے - اور بعض سرجن صرف دوشگاف اسطرح لگاتے تھے - کہ دونوں شگاف ایک زاویہ قائمہ پر مل جائیں - اور کٹی ہوئی کھال کو ھکوں کے ذریعہ پلٹ دیتے تھے - اور پھر ہڈی پر عمل جراحی شروع کرتے تھے - ان ھکوں کی تصویر اس کتاب میں موجود ہے - اس عمل

جراحی کا موجد ایک عرب سرجن تھا - جو یورپ کے ڈاکٹروں کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا - کھوپڑی کی جلد کاتنے یاکاٹ کر الٹ دینے کے بعد بعض عرب سرجن مجرد (اسکریپر) سے ھڈی کو چھیلتے اور بعض عرب سوجن ایسا آلہ استعمال کرتے جو آری اور ریتی سے مرکب ھوتا تھا - جسکی تصویر سیاح کی کتاب میں موجود ھے - بعض عرب سرجن مختلف طریقے استعمال کر تے - یعنی کچھ عرب سرجن (Fumiperus Phoimica) کے پتوں کا سفوف مکھن میں ملا کر ھڈی پر لگادیتے اور پھر ھڈی میں سوراخ کرنیکا کام شروع کر تے -

ھڈی کو بالکل کاٹ کر نکالدینے کے واسطے مختلف طریقے اختیار کرتے تھے - سب سے پہلے کھال کو ھٹا نے کے بعد برمے یا رکھانی کے ذریعہ ایک سوراخ کر تے تھے تاکہ اگر ھڈی کے نیچے کچھ جماھوا خون یا پیپ موجود ھو تو وہ خارج ھوجائے - کبھی وہ ھڈی کے چاروں طرف متعدد سوراخ کر کے پھر اس ھڈی کے ٹکڑے کو تراش لیتے تھے - اور پھر ھڈی کے کناروں کو برابر کردیتے تھے - کبھی اس ھڈی میں سوراخ کر کے پھر آری (Saw) سے کاٹتے تھے - تمام عرب جراحوں کا اس پر اتفاق تھا - کہ مثقب (برما) کا استعمال مجروح ھڈی سے ھٹا کر اچھی ھڈی پر کرنا چاھئے - یہ مثقب کئی قسم کے ھو تے تھے - جن کی تصویریں اس کتاب میں دی ھوئی ھیں - یہ سیاح اپنے ھمراہ مثقب کے نمو نے بھی لا یا تھا - اس مثقب میں ایسی کمانیاں لگی ھوتی تھیں جسکی وجہ سے دماغ کی جھلیاں محفوظ رھتی تھیں -

مثقب کے کام کے بعد پھر منشار (آری Saw) کا کام شروع ھو تا تھا - اور تقریباً ڈیڑہ گھنٹے میں یہ آپریشن ختم ھوتا تھا - اور بعض سرجن اس آپریشن کو چند روز میں مکمل کر تے تھے - یہ منشار (آری Saw) بھی کئی قسم کے ھو تے تھے جسکی تصویریں اس کتاب میں موجود

هیں - ان میں سے بڑی آریوں کے دندانے فی انچ بارہ یا سولہ اور باریک آریوں کے دندانے فی انچ تقریباً اٹھائیس ۲۸ ہو تے تھے -

ھلیٹن سیمپسن نے ایک یورپ کا بناھوا مثقب ایک عرب سرجن کو تحفتاً پیش کیا - تو اس عرب سرجن نے اسکو بالکل ناپسند کیا - اور یہ وجہ بتائی کہ اس سے دماغ کی جھلی کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے - اور اس سے بہتر ایک عرب کے ہاتھ کا بناھوا نئے قسم کا مثقب اسکو دکھایا اور تحفتاً پیش کیا -

(آری Saw) کا کام ختم کر نے کے بعد کانٹوں (Retractors) کے ذریعہ ہڈی اٹھائی جاتی تھی - بعض سرجن اس ہڈی کو کاٹنے کے بعد فورا نہیں نکالتے تھے بلکہ تین روز کے بعد جب اعصاب وعروق ہڈی سے اپنا تعلق منقطع کردیتے - جب نکالتے تھے - بعض سرجن پندرہ دن کے بعد اس ہڈی کو نکالتے تھے - اور اس کے اوپر روئی کا ایک ٹکڑا شہد اور مکھن میں تر کر کے رکھدیتے تھے - تاکہ اوپر کی جلد اور عضلات جڑنے نہ پائیں - دس پندرہ دن کے بعد یہ ہڈی کا ٹکڑا خود بخود تھوڑاسا ابھر آ تا اور آسانی سے نکل جاتا تھا -

بعض سرجن ہڈی کو نکال لینے کے بعد Alleppo Pine کا گوند بکری کے مکھن کے ساتھ پگھلاکر جسکی عمر چھہ ماہ سے ایک سال تک کی ہو - اور چند قطرے شہد ملاکر بطور ضماد لگا تے تھے - اور اوپر سے جو کا باریک پساھوا آٹا چھڑک کر اس پر ایک اُون کا ٹکڑا رکھکر پھر اس پر کھوپڑی کے سوراخ سے کچھہ ہی بڑا سیسہ کا ٹکڑا رکھدیتے تھے - سیسہ کے ٹکڑے کے اوپر ایک بٹن نما اوبھار ہو تا تھا جسمیں ایک دھاگہ پڑا رہتا تھا - تاکہ ضرورت کے وقت اس وزنی سیسہ کو اٹھایا جاسکے اس سیسہ کے ٹکڑے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ دماغ اس سوراخ سے باہر نہ کھلنے پائے - دو ہفتہ تک روزانہ پٹی تبدیل کی جاتی تھی - ایک ہفتہ کے بعد دماغ کی جھلی ام غلیظ مظبوط ہوجاتی تھی - لیکن عروق کے ضربان اس وقت تک موجود رہتے تھے - جب تک کہ سر کی کھال مندمل نہ ہوجائے - جب

سوراخ کا بالائی حصہ مندمل ہوتا تو بجائے سفید سرخ دھاریں دار نظر آتا ہے - چودہ دن کے بعد ایک ماہ تک ایک دن بیچ پٹی تبدیل ہوتی تھی - ایک دوسرا سرجن پھٹکری کا سفوف چھڑک کر زخم پر اُون یا روئی رکھتا تھا - ایک تیسرا جراح Ajugaina Schreb اور Tenerium Poliam کی پتیوں کا سفوف پہلے مکھن لگاکر چھڑکتا تھا - ایک چوتھا سرجن هڈی نکالنے کے بعد زخم کو مکھن سے لت کر کے زعفران اور نبات سفید کا سفوف چھڑکتا تھا - قبل اس کے کہ وہ اس پر درخت Pine کے گوند کا سفوف چھڑکے -

بعض عرب سرجن اس نکلی ہوئی ہڈی کی جگہ Halfa گھاس کی گٹھیاں رکھدیتا تھا - اور ایک دوسرا عرب جراح ہڈی کی جگہ اونٹ کی کھال کا پیوند لگاتا تھا -

غذا میں گوشت - شہد اور مکھن دیا جاتا تھا - آلو-لیمو-انڈے اور Turnips کے کھانے کی سخت ممانعت کیجاتی تھی - یہ تمام عرب سرجن ان اعمال کو اس تیزی اور صفائی سے انجام دیتے تھے - کہ تکلیف کم سے کم محسوس ہوتی تھی بعض مریض بےھوش آتے اور اس آپریشن کے بعد ہوش میں آجاتے جسکی تصدیق ایک فرانسیسی ڈاکٹر Malbot نے بھی کی ہے - ۱۹۱۳ء میں مسٹر ہیلٹن سیمپسن نے ایک واقعہ اپنی آنکھ سے دیکھا ہے - جب وہ ایک عرب سرجن کے همراہ ایک مجروح لڑکے کو دیکھنے گیا تھا - اس لڑکے کے پیر کی ہڈی قصبہ کبری ٹوٹ گئی تھی - اور دوسری طرف اس کے سر کے اکلیلی حصہ کے بائیں جانب سخت چوٹ آئی تھی - پھر کی ہڈی درست کرنے کے بعد اس عرب سرجن نے سر کی ایک ہڈی کو آری سے کاٹ کر فوراً نکالدیا تھا - اس لڑکے سے ہیلٹن سیمپسن اپنے دوبارہ سفر میں پھر ملا تو یہ لڑکا بالکل تندرست تھا -

یہ عرب سرجن دوسرے اعضاء کی ہڈیوں کی تراش خراش میں بھی بڑے ماہر تھے - اکثر ایسے موقعوں پر جبکہ فرانسیسی ڈاکٹر مریضوں کر عمل بتر Amputation (عضو کو کاٹنے) کی رائے

دیتے تھے - تو یہ عرب سرجن بغیر عضو کو کاٹتے ہوئے اُن کا کامیابی سے علاج کرکے اپنی شہرت میں چار چاند لگاتے تھے -

ہلیٹن سیمپسن نے بہت سے ایسے مریض دیکھے جن کے مختلف اعضاء سے ان عرب سرجنوں نے کامیابی کے ساتھ ہڈیاں نکالی تھیں - ایک مریض ایسا دیکھا جس کی ٹانگ میں گولی لگنے سے زخم ہو گیا تھا - اور مند مل نہیں ہوتا تھا - اور فرانسیسی ڈاکٹروں نے ٹانگ کٹوادینے کی رائے دی تھی - ایک عرب سرجن نے اسکی ٹانگ کا آپریشن کیا اور قصبہ کبری کا کافی حصہ نکالدیا - مسٹر ہیلٹن سیمپسن اس قسم کی بہت سی ہڈیاں انگلستان کے عجائب خانہ کے واسطے لے گیا تھا -

بعض عرب سرجن ہڈیوں میں پیوند لگاتے کے ماہر تھے - اور وہ اس مقصد کے لئے کتے کی ہڈیوں کو زیادہ ترجیح دیتے تھے - لیکن بکری کی ہڈیاں بھی اس مقصد کے لئے استعمال کیجاتی تھیں - اور ایک سرجن سائی کی ہڈیوں کی سفارش کرتا ہے - ہیلٹن سیمپسن ایک ایسے بڈھے آدمی سے ملاتھا - جس کے بازو کی ہڈی ریوالور کی گولی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی - اور ایک عرب سرجن نے اسکی جگہ کتے کی ہڈی لگائی تھی - پیوند کے واسطے جو ہڈیاں لی جاتی تھیں - وہ تازے مارے ہوئے جانوروں کی حاصل کی جاتی تھیں -

یہ عرب سرجن ہڈیوں کے بیٹھانے اور درست کرنے میں کمال یدطولے رکھتے تھے - ہیلٹن سیمپسن نے چند نازک مریضوں پر جنکو پہاڑی چٹانوں پر سے گرنے سے شدید چوٹیں آگئی تھیں - کامیاب علاج دیکھے ہیں - ایک شخص جسکی عمر ۳۰ سال کی تھی - وہ پہاڑی چٹان سے گر گیا اور اس کے گھٹنے کی چپنی عرض میں ٹوٹ گئی - اور اسکا بالائی نصف حصہ عضلات کے کھچاؤ سے اُوپر کو چڑھ گیا - گھٹنہ کافی زخمی اور متورم تھا - ایک عرب سرجن نے اچھی

ٹانگ کو چپنی سے ٹخنے تک فاصلہ ناپا - اور پھر زخمی گھٹنے کی چپنی کو اپنی اصلی جگہ لانے کی کوشش کی - جب اسمیں ناکام رہا تو ایک آلہ کے ذریعہ اسکو کھینچکر درست کیا اور چپنی کی کھال پر دو تین مقامات داغے اور پھر اسکی بندش کی - یہ مریض بالکل تندرست ہو گیا - لیکن سرجن کی پیشین گوئی کے مطابق چلنے میں کسیقدر لنگ باقی رہگیا -

ہیلٹن سیمپسن بہت سی مجروح ہڈیاں - جڑی بوٹیاں آلات اور انکی تصویریں اپنے ہمراہ انگلستان کے عجائب خانہ (Museum) کے واسطے لایا ہیلٹن سیمپسن نے اپنی اُس کتاب میں عرب سرجنوں کی تصویریں اور ان مریضوں کی تصویریں جن پر حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ آپریشن کئے گئے تھے و نیز دوا بنانے کے آلات کی تصویریں - انکی خاص ترازو کی تصویر اور تقریباً چوہتر سرجری کے اوزاروں کی تصویریں دی ہیں - جنکو وہ اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا -

ان اوزاروں کی نزاکت اور نفاست دیکھکر ان عرب سرجنوں کی انجینری کے کمال کا بھی قائل ہونا پڑتا ہے - کیونکہ یہ اوزار کسی طرح بھی یورپ کے زمانہ حال کے اوزاروں سے نفاست و نزاکت اور خوبصورتی میں کم نہیں ہیں - یہ پرانے عربوں کی سرجری جسکو سیاسی پروپیگنڈہ کے ماتحت ان سائنٹیفک کہکر دبایا اور لٹایا جاتا ہے - یہ سیاسی پروپیگنڈہ یورپ تک ہی محدود نہیں ہے - بلکہ ہمارے ہندوستان کی غلامانہ ذہنیت اس سے بہت زیادہ متاثر ہے - میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی - جبکہ میں تعلیم یافتہ طبقے خصوصاً ہندوستانی ایلوپیتھک ڈاکٹروں کو ایسی طبوں کی حقارت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں - یہ حقارت حقیقت میں دیسی طبوں کی نہیں ہے - بلکہ وہ اپنی لاعلمی کو ظاہر کرکے خود اپنی حقارت کرتے ہیں - کیونکہ ان کے علم کا ذریعہ صرف وہ انگریزی

کتابیں ہوتی ہیں - جو آسمان یورپ سے ان کے اوپر بحیثیت وحی نازل ہوتی ہیں - اور ان کتابوں کو پڑھنے کے بعد ذہنی غلامی اتنی مستحکم ہو جاتی ہے - کہ دماغ اپنے ہتھیار ڈال دیتا ہے اور یہ کبھی تصور بھی نہیں آتا - کہ اس کے خلاف بھی کچھہ ہو سکتا ہے - عربی فارسی سنسکرت سے نا واقفیت ایسی جہالت کی تاریکی میں دھکیل دیتی ہے - کہ پھر اُن کا اُس سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے - اور زندگی بھر ذہنی غلامی کی قید میں رہنا پڑتا ہے -

ہندوستان میں بابر کے زمانے میں حکیم ملایوسفی ایک مشہور جراح گزرے ہیں - علم جراحت کے بہت ماہر تھے - اور علم طب پر کعجھہ کتابیں بھی تصنیف کی ہیں ۱

۱۵۴۲ء میں ہمایوں بادشاہ نے ایک شخص کو دھوکہ بازی کے جرم میں کان کا سرا کاٹنے کی سزا دی - غلطی سے پورا کان کاٹ ڈالا گیا - جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو اس نے ایک حکیم کو بلواکر کان کو جوڑنے کا حکم دیا - چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی اس حکیم کا نام نہیں لکھا ہے - ۲

اکبر اعظم کے زمانے میں شیخ بنیا مشہور سرجن تھے ۳

عالمگیر کے زمانہ میں برندابن مشہور سرجن تھا - جس نے ۱۶۶۶ ع میں شاہجہاں کا آپریشن کیا تھا ۴ شاہجہان کے عہد میں حکیم مقرب اور شیخ قاسم چوٹی کے سرجنوں میں سے تھے ۵

انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان کے اندر کوئی لکھا پڑھا حکیم یا وید سرجن باقی نہیں رہا - اس کمی کا احساس کرتے ہوئے ۱۹۰۲ ع میں شیخ الہند حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب مرحوم

---

۱ اکبر کانڈ انگریزی جلد اول ۲۸۱ ۲ تزکرہ الواقعات جوہر ص ۴۴

۳ بادشاہ نامہ جلد اول ص ۲۵

نے بمقام لکھنؤ تکمیل الطب کالج کی بنیاد ڈالی - اور اپنے دونوں صاحبزادوں شفاءالملک عبدالرشید صاحب مرحوم اور شفاءالملک حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم اور اپنے ایک بھتیجے شفاءالملک حکیم عبدالمعید صاحب کو سرجری کی عملی تعلیم دلوائی اور تکمیل الطب کالج میں اس تعلیم کی ترویج کے لئے ان تینوں صاحب زادوں کو مامور کیا - اس کالج کے دو لڑکوں نے قدیم سرجری میں کافی شہرت حاصل کرلی تھی- ان میں سے ایک حکیم عبد الحلیم صاحب بہاری مرحوم جو کلکتہ میں مطب کرتے تھے دوسرے حکیم محمد ابراھیم صاحب جو گیا میں ابتک اس خدمت کو انجام دے رہے ھیں اس وقت کے موجودہ طبیبوں میں صرف تین طبیب عملاً اس کام کو انجام دے رہے ھیں حکیم عبدالحلیم صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ اور حکیم محبوب رضاخاں صاحب انچارج شفاخانہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ اور حکیم عین الغیم صاحب اٹاوہ -

---

۴ تاریخ عالمگیر مصنفہ سرکار انگریزی جلد سویم ۱۳۹

۵ بادشاہنامہ جلد اول ۲۵-۳۵۰

فاضل مصنف کی دوسری مایہ ناز

محققانہ تصانیف

النبض | یہ مایہ ناز تصنیف نبض کے مفصل و مکمل مباحث کی آئینہ دار د اس کے علمی حقائق اور عملی دقائق کی شاہکار ہے - صاحب علم و بصورت انسان اگر غور و فکر کے ساتھ اس کے مطالعہ سے ذوق اندوز ہوتو وہ دنیا کے سامنے بہترین نباض کی حیثیت میں پیش ہوسکتا ہے - قیمت دوروپئے -

یہ محققانہ کتاب | **ہماری طب میں ہندوؤں کا ساجھا**

ایک قابل دید تالیف ہے جس میں فاضل مؤلف نے طب یونانی کا صحیح خط و خال حقائق کی روشنی میں دکھایا ہے - جولوگ طب یونانی کو کسی خاص ملک د کسی مخصوص فرقہ یا کسی محدود ملت کی جاگیر سمجھتے ہیں ان کی غلط فہمیوں کو تاریخی واقعات سے دور فرمادیا ہے - ایک روپیہ -

اس مختصر مگر مدلل | **تحقیق المقال فی تعریف الاعتدال**

رسالہ میں اعتدال کی تعریف میں مصنفین وشارحین کی پیچیدگیوں کو بلکل نئی تحقیق کے ساتھ حل کر کے شیخ الرئیس کے عندیہ کو بے غبار ثابت کیا ہے - قیمت ایک روپیہ -

اس نایاب رسالہ میں | **التحقیق المطلوب فی الما المشروب**

ماء مشروب کے جزء بدن ہونے پر نرالے اور انوکھے انداز سے بحث کی گئی ہے - علامہ مسیح الملک دھلوی مرحوم کے رسالہ القول المرغوب

پر فاضلانہ تنقید اطباء متقدمین کی تقلید سے بے نیاز ہوکر مجتہدانہ تحقیق اور محیرالقول دلائل کا بے نظیر طبی سرمایہ ہے -

قیمت ایک روپیہ -

طب اور سائنس

اس کتاب میں طب کے سائنٹیفک اور غیر سائنٹیفک ہونیکے مسالہ پر بحث کی گئی ہے - فاضل محقق نے نہایت عالمانہ اور مؤرخانہ انداز میں اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور پورے انصاف کے ساتھ طب کے سائنٹیفک ہونیکی دلیل اور ثبوت پیش کئے ہیں۔

نہایت کامیاب اور بیش قیمت تحقیق اور تصنیف ہے - علمی حلقوں میں بیحد پسند کی گئی - قیمت دوروپئے -

ادویہ قلبیہ

از شیخ بوعلی سینا یہ نایاب و نادر تصنیف قلمی مسودات کی شکل میں زینت کتب خانہ بنی ہوئی تھی -

فاضل مؤلف نے بڑی جستجو اور کوشش سے اس نادر رسالہ کے مختلف مسودات کا سراغ لگایا اور محنت شاقہ کے بعد شاہی کتب خانہ رامپور قدیم کتب خانہ بانکی پور پٹنہ جامعہ ملیہ دھلی برٹش میوزیم لندن کے مسودات کو سامنے رکھکر تصحیح و تقابل سے ایک لائق دید کتاب مرتب فرمائی -

بلاشبہ اس مشینی دور میں امراض قلبیہ کی کثرت کے پیش نظریہ اضافہ قابل تحسین و لائق قدر ہے - (زیر طبع)

فلسفہ نبوت

مسلم اکاڈیمی کے جلسہ میلادالنبی کا ایک لیکچر ہے جو فاضل مقرر نے پڑھا اور مسلہ نبوت کو عقلی دلائل کی روشنی میں پیش کیا ہے - قیمت ایک روپیہ -

تجدید طب

چندہ سالانہ دو روپئے - فی پرچہ ۸ آنہ

طبی سوسائٹی مسلم یونیورسٹی علیگڑہ کا سہ ماہی رسالہ ہے جو قابل و فاضل مدیروں کی ادارت میں ہر تیسرے مہینہ فن طب کے گنجینہ جواھرات اور حفظان صحت کے حیات افروز معلومات پیش کرنے میں اگر ایک طرف اطباء اکرام کیلئے جاذب توجہ ہے تو دوسری طرف ہر علم دوست اور با احساس شخص کے لئے کشش مطالعہ رکھتا ہے -

ملنے کا پتہ

طبی سوسائٹی - طبیہ کالج

مسلم یونیورسٹی علیگڑہ
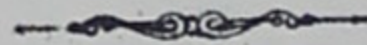
طبیہ کالج علی گڑہ کا میگزین

نشاۃ اولے میں طبی سوسائٹی کا یہ رسالہ نہایت آب و تاب کے ساتھ فاضل ترین اطباء اکرام کی کاوش افکار کا طبی شاھکار شائع ھوتارھا ھے - ۱۹۲۳ء تا ۱۹۳۷ء کی سالانہ مکمل جلدیں موجود ھیں - قیمت فی جلد ایک سال مکمل فائل - پانچ روپیے -

ملنے کا پتہ

طبی سوسائٹی - طبیہ کالج

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

J. & K. UNIVERSITY LIB.
Acc No 57106
Date 31.3.65